OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Epistemology: Vol.16, Issue 17 June 2025

قرآن وسنت کی روشنی میں تعبیر الرویاء کی معنویت و حقیقت

The Reality, Meaning, and Concept of Dreams in the light of Quran and Hadees

Ali Rizwan
P.H.D scholar, Department of Islamic studies ,U.E.T Lahore.

Abstract: This study explores the linguistic, philosophical, and Islamic dimensions of dreams, tracing their meanings from Arabic roots such as ru'yā and ta'bīr al-ru'yā. It discusses the definitions offered by classical scholars including Farra', Zamakhshari, Ibn Manzur, and Ibn Khaldun, emphasizing how dreams have been understood as reflections of the human soul's activity during sleep. The research highlights the Qur'anic references to dreams—especially those of Prophets Ibrahim, Yusuf, and Muhammad ﷺ—showing that dreams serve as divine messages, moral lessons, and means of revelation. Furthermore, it analyzes the Islamic science of dream interpretation ('ilm al-ta'bīr), its historical development, and its legitimacy as a branch of religious knowledge. The paper concludes that dreams hold both spiritual and psychological significance in Islam, acting as a medium of guidance, warning, and divine inspiration for believers.

Keywords:
Dream (Ru'yā), Ta'bīr al-Ru'yā, Qur'anic Dreams, Islamic Thought, Spiritual Significance

CC BY

الرؤیا:- عربی لفظ ہے اوراس کا مادہ رویہ (دیکھنا) ہے- مشہور مفسر فراء(۱۴۴-۲۰۷ھ/۷۶۱-۸۲۲) سورہ یوسف کی آیت ۵ کے الفاظ ''لا تقصص رویاک'' کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

وإذا تركت الْهَمْزَةَ من (الرُّؤْيَا) قالوا: الرّؤيا طلبًا للهمزة. وإذا كَانَ من شأنِهم تَحويل الْهَمْزَةِ: قالوا: لا تقصص رُيّاك فِي الكلام، فأمّا فِي القرآن فلا يَجوز لِمخالفة الكتاب

الرؤیا سے جب ہمزہ نکال دیا گیا تو لوگ ہمزہ کی ضرورت کے لیے "الرویا" کہتے تھے- پھر تحویل ہمزہ کے موقعوں پر اپنی حالت کے موافق لوگ ''لا تقصص رُیّاک'' بولتے تھے-رہا قرآن تو اس میں کتابت کی مخالفت جائز نہ تھی-[1]

فراء کا بیان ہے کہ الرؤیا کا تلفظ: ''ریا'' بھی ہے-ہمزہ کی تخفیف کے بعد واو ساکنہ ہے جس کے بعد ''یا'' آتا ہے- دونوں تحویل ہو کر یائے مشددہ کی صورت اختیار کرتے ہیں جیسے یوں کہا جاتا ہے: ''لویۃ لیّا'' یا کویۃ کیّا- یہ اصل میں لوْیا یا کوْیا تھا-

نیز اس کا تلفظ کبھی "ریا" (بکسر الراء) بھی کیا جاتا ہے چنانچہ کسائی (المتوفی ۱۸۹ھ/۸۰۴ء) کا بیان ہے کہ

أَنَّهُ سمع أعرابيًّا يقول (إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيا تَعْبُرُونَ) .

انھوں نے ایک اعرابی کو سورہ یوسف کی آیت ۴۳ ''إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ''کو''لِلرُّءْيا تَعْبُرُونَ'' (رؤیا کے بجائے ریا) پڑھتے سنا-[2]

ابن منظور (۶۳۰-۷۱۱ھ ۱۲۳۲-۱۳۱۱ء) نے بھی رُیا اور رِیا کے تلفظ کے متعلق مختلف اقوال اور فراء کی عبارت نقل کی ہے-[3]

امام زمخشری (۴۶۷-۵۳۸ھ) نے سورہ یوسف کی آیت ''لا تقصص رویاک علی اخوتک'' کے ذیل میں کہا ہے کہ کسائی نے ریا (بضم الراء) اور ریا (بکسر الراء) کے جو الفاظ اعرابی سے سنے ہیں تو یہ کمزور دلیل ہے کیونکہ واد ہمزہ کی جگہ آیا ہے اس لیے اس کا ادغام درست نہیں-[4]

رویا کی جمع رُؤی آتی ہے جو رُعی کے مثل ہے یا جس طرح عُلیا کی جمع عُلی بتائی جاتی ہے-[5]

یا جس طرح ھُدیٰ جمع ہے-[6]

رویا اس چیز کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جو حالت بیداری میں انسان کو بجھائی دے یاد کھائی دے-

مشہور شاعر الراعی کہتا ہے:

فكبر للرؤيا وهش فواده	و بشر نفساً كان قبل يلومها

نیز ابوالطیب المتنبی کہتا ہے:

"ورویاک احلی فی العیون من الغمض"

قرآن کی آیت " وما جعلنا الرؤيا التی ارینا ك الا فتنة للناس"[7] کی تفسیر بھی اسی لغت کے مطابق کی جاتی ہے۔[8] لیکن امام زمخشری کہتے ہیں کہ رؤیا نیند کے لیے خاص ہے، بیداری کے لیے نہیں۔[9]

امام راغب اصفہانی (المتوفی ۵۰۲/۱۱۰۹ء) کا بیان ہے کہ الرؤیا اس چیز کو کہا جاتا ہے جو خواب میں نظر آئے، یہ فعلیٰ کے وزن پر ہے۔ اس پر ہمزہ کی تخفیف کی گئی ہے اس لیے داد کے ساتھ اسے روئ بولا جاتا ہے۔[10]

امام واحدی (المتوفی ۲۶۸ھ/۱۰۷۶ء) کہتے ہیں کہ رؤیا اصل میں بشری کی طرح مصدر رہے۔ پھر جب اسے اس چیز کے لیے اسم کے طور پر استعمال کیا گیا جو سونے والے کو سجھائی دیتی ہے تو اس کا استعمال اسماء کی طرح ہوا۔[11]

رؤیا کو فارسی میں خواب کہتے ہیں۔ مولوی محمد اعلیٰ بن علی التھانوی (المتوفی ۱۱۵۸ھ ۱۷۴۵ء) نے المنتخب کے حوالے سے الرؤیا کی تعریف اس طرح کی ہے:

الرؤیا- بضم وسکون الهمزه بمعنی خواب دیدن و آنچه در خواب بیند کما فی المنتخب [12]

الرؤیا کے علاوہ خواب کے لیے دو اور اصطلاحات اضغاث واحلام بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اضغاث واحلام بھی خواب ہوتے ہیں لیکن ان کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔ اضغات اصل میں ضغث کی جمع ہے اور ضغث گھاس یا لکڑی کی اس گٹھری کو کہتے ہیں جس میں طرح طرح کی گھاس یا لکڑی ملی ہو۔[13]

قرآن میں آیا ہے:

﴿وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَ لَا تَحْنَثْ﴾ [14]

''اور تم اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو۔''

چوں کہ خواب پریشان میں بھی نفسانی خیالات اور شیطانی وسوسوں کی آمیزش ہوتی ہے اس لیے ایسے خوابوں کو اضغاث واحلام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اضغاث واحلام کو پراگندہ خواب کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ قرآن میں آیا ہے کہ جب بادشاہ مصر نے اپنے درباریوں سے خواب کی تعبیر پوچھی تو ان لوگوں نے کہا کہ یوں ہی پریشان خیالات ہیں اور ہم خوابوں کی تعبیر کا علم بھی نہیں رکھتے۔ قرآن میں ان لوگوں کا کلام یوں آیا ہے:

﴿قَالُوْا أَضْغَاثُ أَحلَامٍ وَمَا نَحنُ بِتَاوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْن﴾[15]

''وہ لوگ کہنے لگے کہ یوں ہی پریشان خیالات ہیں اور ہم لوگ خوابوں کی تعبیر کا علم بھی نہیں رکھتے ۔''

احلام بھی خوابوں کے لیے استعمال ہوتا ہے اس کی واحد حلم کو حدیث نبوی میں رؤیا کے بالمقابل استعمال کیا گیا ہے۔

رؤیا یا خواب کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں لیکن ان کے معنی تقریباً ایک ہیں۔ صرف عبارتوں میں فرق ہے۔ ارسطو(۳۸۴-۳۲۲ق م) نے خواب کی تعریف یوں کی ہے:

> A mental image, originating in the movement of senses, which comes to animals during the repose of sleep. [16]

حکماء سے خواب کی ایک تعریف یوں نقل کی ہے:

> "سوتے میں نفس انسانی کی ایک حرکت یا نفس انسانی کی متعدد اشکال کی تصویر کا نام جو مستقبل کی اچھے یا بُرے واقعات پر دلالت کرے۔ [17]

ایک اور تعریف اس طرح بیان کی گئی کہ خواب نیند میں حالت شعور کا نام ہے جس کی تعریف یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ یہ خیال بندی یا وہم یا دھوکہ ہے جو خاص طور پر نیند سے جڑا ہوا ہے لیکن صرف اسی حالت میں اس کا محدود ہونا ضروری نہیں ہے۔[18]

اسی طرح خواب کو ایک وہمی تجربہ بھی کہا گیا ہے جو نیند کے دوران واقع ہوتا ہے۔[19] مسلمان مفکرین میں علامہ ابن خلدون (۷۳۲-۸۰۸ھ) کا بیان ہے کہ الرؤیا حقیقت میں انسان کے نفس ناطقہ کا اپنی روحانی حیثیت میں واقعات کی تصاویر کی کسی جھلک کے مشاہدے کا نام ہے۔

تعبیر کا لغوی مفہوم

تعبیر: خواب کی تشریح یا وضاحت کرنے کو تعبیر کہتے ہیں- تعبیر باب تفعیل کے وزن پر ہے-اس کا مادہ عبر ہے جس کے معنی ہیں ایک حال سے دوسرے حال کی طرف گزرنا-اسی لیے دریا یا ندی پار کرنے کو ''عبور'' کہتے ہیں یا موت کے موقعہ پر کہا جاتا ہے ''عبر القوم''لوگ گزر گئے گویا انہوں نے دُنیا سے آخرت کی طرف پل پار کر لیا تعبیر اس سے بنا ہے اور یہ تفسیر رویا کے لیے خاص ہے اور اس کے معنی ہیں رویا کے ظاہر سے اس کے باطن کی طرف عبور کرنا-نیز تعبیر کے معنی ہیں کسی چیز میں غور کرنا، پھر اس کے کسی حصے کو کسی دوسرے حصے سے جانچنا تاکہ صحیح فہم تک رسائی ہو-اسی طرح اختبار اور عبرۃ اس حالت کو کہتے ہیں جس سے دیکھی جانے والی چیزوں کی معرفت سے ان دیکھی چیزوں تک پہنچا جاسکے-اسی لیے جب خواب کی تفسیر بیان کی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے ''عبرت الرؤیا" یہ تخفیف کے ساتھ بولا جاتا ہے-جب تشدید کے ساتھ عبر تہا کہا جائے تو اس سے مبالغہ مقصود ہوتا ہے- گویا تعبیر خواب کی وضاحت کرنے یا اس کا مطلب بیان کرنے کو کہتے ہیں اور لفظ تعبیر تعبیر رویا کے لیے خاص ہے-[20]

تعبیر الرؤیا یا خوابوں کی تعبیر جاننا ایک مستقل علم ہے جو شروع سے ہی دنیا کی تمام قوموں میں موجود رہا ہے۔ عربی میں اس علم کو تعبیر الرؤیا تفسیر الرؤیا، عبارۃ الرؤیا تعبیر المنام اور تفسیر المنام کے الفاظ سے جانا جاتا ہے۔ اس کے جاننے والے کو معبر کہتے ہیں انگریزی میں علم الرویا کے لیے ONEIROMANCY اور تعبیر الرؤیا کے لیے ONEIROCRITICA کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ یہ دونوں یونانی زبان کے لفظ ONEIROS سے بنے ہیں جس کے معنی خواب ہیں۔

علم تعبیر کی تعریفات:

علم تعبیر کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں۔

طاش کبری زادہ (۹۰۱–۹۲۸ھ) نے علم تعبیر کی تعریف میں لکھا ہے:

"علم تعبیر الرؤیا وہ علم ہے جس سے نفسانی تخیلات اور غیبی امور میں مناسبت معلوم ہو جاتی ہے تا کہ اول الذکر سے ثانی الذکر کی طرف پھیرا جائے اور اس سے خارجی دنیا میں نفسانی احوال یا آفاق میں احوال خارجہ پر استدلال کیا جاسکے۔[21]

یہی تعریف ملا کاتب چلپی (۱۰۱۷-۱۰۶۷ھ / ۱۶۰۹-۱۶۵۷ء) نے بھی دی ہے۔[22] شیخ محمد اعلیٰ بن علی التھانوی کہتے ہیں کہ علم تعبیر الرؤیا وہ علم ہے جس سے متخیلات حلمیہ (خواب کے متخیلات) جن کی بنیاد عالم غیب میں سے نفس کے بحالت نوم کیے گئے مشاہدات پر ہوتی ہے سے استدلال کا طریقہ معلوم ہو جاتا ہے۔ قوت متخیلہ اسے ایسی مثالی صورت بنا کر پیش کرتی ہے جو عالم شہادت کی طرف دلیل راہ بن جاتی ہے۔[23]

نواب صدیق حسن خان (۱۲۴۸-۱۳۰۷ھ / ۱۸۳۲-۱۸۸۹ء) نے ان دونوں تعریفوں کو جمع کیا ہے۔[24] انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں Oneiromancy کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"علم رویا خوابوں سے روحانی یا پیش آئند واقعات سے متعلق فال گیری کا نام ہے جسے قدیم ترین تہذیبوں میں ایک مقدس عمل سمجھا جاتا تھا اور جو بعض لوک روایات میں تا حال باقی چلا آرہا ہے علم رویا کی اساس اس عقیدہ پر ہے کہ خواب دیوتاؤں یا گزرے ہوئے لوگوں کے پیغامات ہوتے ہیں جو روح کو بھیجے جاتے ہیں اور یہ اکثر انتباہات ہوتے ہیں"[25]

ایک تعریف یہ بھی کی گئی ہے:

"علم تعبیر اس علم کو کہتے ہیں جس سے خواب میں نظر آنے والی چیزوں سے عالم غیب کے معاملات تک رسائی ہو جاتی ہے اور پھر اس سے پیش آئندہ واقعات یا احوال معلوم ہو جاتے ہیں"[26]

علم تعبیر کا فائدہ:

علم تعبیر کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے انسان کو وہ خوشخبریاں ملتی ہیں جو اس کے نصیب میں ہوتی ہیں یا اسے پیش آنے والے شر سے ڈرایا جاتا ہے تاکہ وہ دفع شر کے لیے توبہ واستغفار کر کے اعمال صالحہ انجام دینے پر آمادہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ اس علم سے انسان کو دنیا میں پیش آنے والے حوادث سے قبل وقوع اطلاع ملتی ہے۔[27]

بعض علماء نے علم تعبیر کو علوم طبعیہ میں شمار کیا ہے لیکن علامہ ابن خلدون نے علم تعبیر کو شرعی علوم میں شامل کیا ہے[28]

ان کے بیان کے مطابق یہ وہ شریف علم ہے جس سے نور نبوت چمکتا ہے کیونکہ بروئے حدیث نبوت ورؤیا میں گہری مناسبت ہے[29]

مشہور ماہر تعبیر خلیل بن شاہین الظاہری (۸۱۳ھ-۱۴۱۰/۸۷۳ھ-۱۴۶۸ء) کہتے ہیں کہ علم رویا کی اصل شریعت میں ثابت ہے اور اس کی روشن دلیلوں میں سے ایک دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ﴾[30]

''اور اسی طرح یوسف کو ہم نے اس سرزمین میں خوب قوت دی اور تاکہ ہم ان کو خوابوں کی تعبیر دینا سکھادیں۔''

خلیل ابن شاہین کا بیان ہے کہ امام واحدی نے تاویل الاحادیث کی تفسیر تاویل الرؤیا یعنی خوابوں کی تعبیر بتائی ہے۔ خلیل نے اس کے علاوہ ایک اور آیت ''لهم البشرى فى الحياة الدنيا و فى الآخرة'' ان کے لیے دنیا اور آخرت میں خوشخبریاں ہیں سے بھی استدلال کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بعض مفسرین نے بشری سے اچھے خواب مراد لیے ہیں۔ قرآن کے علاوہ خلیل نے متعدد احادیث کو اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔[31]

علامہ ابن خلدون اور خلیل ابن شاہین کا دعوی صحیح بھی لگتا ہے۔ سورہ یوسف میں آیا ہے کہ جب حضرت یعقوب نے حضرت یوسف علیہ السلام کا وہ خواب سنا جس میں انھوں نے سورج، چاند اور گیارہ ستاروں کو اپنے سامنے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے کہا:

﴿و كَذالِك يَجتبيكَ رَبُّكَ ويعلمك من تأويل الاحاديث﴾[32]

''اور اسی طرح تمہارا رب تم کو منتخب کریگا اور تم کو خوابوں کی تعبیر کا علم دے گا۔''

مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت میں تاویل الاحادیث سے خوابوں کی تعبیر مراد ہے۔ نامور مفسر مجاہد (۲۱-۱۰۴ھ/۶۴۲-۷۲۲) کہتے ہیں کہ تاویل الاحادیث کے معنی خوابوں کی تعبیر ہے۔[33]

یہی رائے دوسرے بڑے مفسر ابن زید (المتوفی ۱۳۶ھ/ ۷۵۳ء) کی ہے[34] ان کا بیان ہے کہ حضرت یوسف تعبیر خواب کے سب سے بڑے ماہر تھے۔[35] قتادہ (۶۱-۱۱۸/ ۶۸۰-۷۳۶ء) کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے انھیں برگزیدہ کیا منتخب کیا، خوابوں کی تعبیر سکھلا دی اور یہی تاویل الاحادیث ہے۔[36] امام طبری (۲۲۴-۳۱۰ھ) کہتے ہیں کہ تاویل الا حادیث سے مراد تعبیر الرؤیا ہے۔[37]

دوسرے مفسرین نے بھی تاویل الاحادیث کی تفسیر خوابوں کی تفسیر بتائی ہے۔ قرآن کے علاوہ احادیث رسول ﷺ میں بھی خواب کے برحق اور قابل عمل ہونے کی دلیلیں موجود ہیں۔ رسول ﷺ، صحابہ کے خوابوں کی تعبیر بیان فرماتے تھے۔ خود آپ کے سامنے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵۱ ق ھ۔ ۱۳ھ/ ۵۷۳-۶۳۴ء) نے خواب کی تعبیر بیان کی ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے صحابہ بھی تعبیر کے علم سے واقف تھے۔ ان شواہد کی روشنی میں علم تعبیر کو اگر شرعی علوم میں شمار کیا جاتا ہے تو اس میں کوئی مبالغہ بھی نہیں ہے۔

یہاں یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ جب ماہرین علم تعبیر میں اہل کفر بھی شمار کیے گئے ہیں تو علم تعبیر کو کیسے شرعی علم کہا جائے۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ کافروں کے خواب درست ہونا خود قرآن سے ثابت ہوتا ہے۔ شاہ مصر اور حضرت یوسف کے دو قیدی ساتھی کافر تھے لیکن ان کے خواب حرف بحرف درست نکلے۔ جس طرح کافر کے خواب دیکھنے سے خواب کے برحق ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اسی طرح کافر کے علم تعبیر جاننے سے اس علم کی شرعی حیثیت متاثر نہیں ہوتی۔

تعبیر خواب کا فن دنیا کی ہر قوم میں موجود رہا ہے۔ مصر، بابل ہمیریا، یونان، روم اور اسرائیل کی تہذیبوں میں ماہرین تعبیر کو عزت اور وقار کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ شاہی خاندانوں کے لیے شاہی طبیب کی طرح شاہی معبر بھی مامور ہوتے تھے۔ ان معبروں کو دربار میں قابل رشک اثر و رسوخ حاصل ہوتا تھا۔ بعض تہذیبوں میں معبر لوگوں کو تعبیر بتانے کے لیے مخصوص عبادت گاہوں کے سامنے بیٹھا کرتے تھے۔

بنی اسرائیل میں لوگ معبر کو نذرانے پیش کر کے خوش ہوتے تھے تاکہ وہ خواب کی اچھی تعبیر بتائیں۔ ان لوگوں کا عقیدہ تھا کہ معبر خواب کی جو تعبیر بتائے گا وہی خواب دیکھنے والے کو پیش آئے گا۔ بعض قوموں میں اب بھی علم تعبیر کو پیشہ طبابت سے وابستہ سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک معالج سے یا دوافروش سے تعبیر خواب بتانے کی بھی توقع کی جاتی ہے۔

افلاطون کا کہنا ہے کہ خواب کی تعبیر کے لیے ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاریخ اس قول کی پوری تائید کرتی ہے۔ انبیاء کرام جو عقل و تفقہ میں تمام انسانوں پر فوقیت رکھتے ہیں کے علاوہ دنیا کے بڑے بڑے مفکر یا عقلاء ہی فن تعبیر

کے ماہر رہے ہیں۔ یونان و روم کے نامور فلسفی اور حکیم مثلاً سقراط (۴۶۹-۳۹۹ق.م)، افلاطون، ارسطو اقلیدس (حدود ۳۰۰ق.م.)، جالینوس (۱۲۹-۱۹۹ء) وغیرہم میں سے بعض حکماء علم تعبیر سے اچھی طرح بہرہ مند تھے اور بعض خوابوں سے دلچسپی رکھتے تھے۔ مسلمانوں میں بھی وہی افراد علم تعبیر سے واقف رہے ہیں جو عقل و دانش میں دوسروں سے ممتاز تھے۔ خلفائے راشدین، کبار صحابہ ائمہ اربعہ کبار تابعین، حفاظ حدیث، ائمہ تفسیر اور بڑے بڑے صوفیہ خوابوں کی تعبیر سے اچھی طرح آگاہ تھے۔

خواب کا اسلامی تصور:

اسلام میں رویائے صالحہ یا سچے خوابوں کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ قرآن حکیم میں انھیں "بشریٰ" اور حدیث میں "مبشرات" کہا گیا ہے۔ سلوک و تصوف میں خواب کو کشف کا ایک قابل اعتماد ذریعہ اور الہام کا ایک مستند وسیلہ مانا جاتا ہے۔ بعض نامور صوفیہ اور مفکرین کو اپنی کتابوں یا رسالوں کا مواد و مضمون خواب ہی میں فراہم ہوا اور بعض علماء کے لیے علمی اشکالات کے حل کی رہنمائی کا ذریعہ بھی خواب ہی بنا۔

قرآن کریم میں مذکور خوابوں کا تذکرہ:

قرآن حکیم میں صراحت کے ساتھ چھ خوابوں کا ذکر آیا ہے۔ ان میں سے تین خواب تین عظیم پیغمبروں یعنی حضرت ابراہیم، حضرت یوسف اور حضرت محمد ﷺ کے ہیں۔ دو خواب حضرت یوسف کے دور فقائے زنداں اور ایک خواب عزیز مصر نے دیکھا تھا۔

حضرت ابراہیم کے خواب کی تفصیل یہ ہے کہ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ نے دعا کی، دعا قبول ہوئی اور آپ ایک صالح اور بردبار بیٹے کے باپ بنے۔ جب بچہ بڑا ہو کر روڑنے کی عمر کو پہنچا تو حضرت ابراہیم نے خواب میں دیکھا کہ آپ بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ انبیاء کرام کے خواب وحی ہوتے ہیں اس لیے آپ سمجھ گئے کہ یہ خواب اللہ کی طرف سے دکھایا گیا ہے۔

حضرت ابراہیم نے اس خواب کا تذکرہ اپنے بیٹے سے کیا تو سعادت مند فرزند نے جواب دیا "اباجان آپ کو جس کام کا حکم ملا ہے اسے آپ انجام دیجئے۔ انشاءاللہ آپ مجھے ضرور صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ چنانچہ خواب کی تعمیل کے لیے حضرت ابراہیم نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے زمین پر لٹایا۔ گلے پر چھری پھیرنے لگے کہ اللہ کی طرف سے ندا آئی، اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک امتحان تھا، اس وقت حضرت جبرئیل ایک دنبہ لائے جسے ابراہیم نے ذبح کیا۔

اس خواب کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یوں کیا ہے:

﴿قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾[38]

''(ابراہیم نے) کہا برخوردار میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں، سو تم بھی سوچ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ بولے ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ کیجئے۔ انشاء اللہ آپ مجھ کو صابرین میں پائیں گے۔ جب دونوں نے حکم الہی مان لیا اور باپ نے بیٹے کو کروٹ پر لٹایا تو ہم نے آواز دی اے ابراہیم تو نے خواب کو سچ کر دکھایا۔''

قرآن میں دوسرا خواب حضرت یوسف کا ہے۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند آپ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر برسوں بعد اس وقت سامنے آئی جب برسہا برس کی گمشدگی کے بعد حضرت یوسف اپنے والد حضرت یعقوب سے ملے اور والدین اور گیارہ بھائیوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ حضرت یوسف کے اس خواب کا ذکر قرآن میں یوں آیا ہے:

﴿إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ﴾[39]

''جب یوسف نے اپنے والد سے کہا ابا جان! میں نے گیارہ ستارے اور سورج اور چاند دیکھے ہیں، میں نے انھیں اپنے روبرو سجدہ کرتے دیکھا۔''

سورہ یوسف ہی میں دو خوابوں کا بیان ہے۔ یہ دونوں خواب ان لوگوں نے دیکھے تھے جو حضرت یوسف کے ساتھ قید میں تھے۔ ان دو قیدیوں میں سے ایک نے خواب دیکھا کہ وہ انگور سے شراب نچوڑ رہا ہے اور دوسرے نے خواب میں دیکھا کہ وہ روٹی کا طباق سر پر اٹھائے تھا اور پرندے اس میں سے روٹیاں کھا رہے تھے۔ پہلا شخص بادشاہ کے دربار میں ساقی تھا اور اب معزول ہو کر قید کیا گیا تھا اور دوسرا شخص نانبائی تھا جسے اب قید میں ڈالا گیا تھا، ان دونوں نے ایک ہی رات خواب دیکھے تو صبح انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو معتبر جانتے ہوئے ان سے اپنے خوابوں کی تعبیر پوچھی جس پر آپ نے جواب دیا کہ تم دونوں میں سے ایک کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ وہ اپنے آقا کو شراب پلائے گا یعنی اس کا مقرب بنے گا اور دوسرے کو صلیب یا سولی دی جائے گی اور اس کے سر کو پرندے نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ قرآن میں ان دونوں کا واقعہ یوں بیان کیا گیا ہے:

﴿ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ [40]

''اور یوسف کے ساتھ دو جواں قید خانہ میں داخل ہوئے ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اپنے آپ کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں اپنے آپ کو اس طرح دیکھتا ہوں کہ سر پر روٹی لیے جاتا ہوں اور اس میں سے پرندے کھاتے ہیں ہم کو اس کی تعبیر جتلائیے۔آپ ہمیں نیک آدمی معلوم ہوتے ہیں۔''

حضرت یوسف نے ان دونوں پر عقیدہ توحید کی اہمیت واضح کرنے کے بعد نوجوانوں کو تعبیر اس طرح بتائی:

﴿يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ﴾[41]

''اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! تم میں ایک (بری ہو کر) اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور دوسرا سولی دیا جائے گا اور اس کے سر کو پرندے کھائیں گے تم جس بارے میں پوچھتے ہو وہ اسی طرح مقدر ہو چکا۔''

جس شخص کو حضرت یوسف نے خواب کی تعبیر دیتے ہوئے کہا تھا کہ تم بری ہو کر بادشاہ کو شراب پلاؤ گے اس سے آپ نے یہ بھی کہا تھا کہ بادشاہ سے ہمارا بھی ذکر کر دینا۔ مگر وہ شخص حضرت یوسف کی بات بھول گیا۔

سورہ یوسف ہی میں ایک اور خواب کا بیان ہے۔ یہ خواب عزیز مصر نے دیکھا تھا۔ بادشاہ نے خواب دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات لاغر گائیوں نے کھایا۔ نیز سات ہری اور سات خشک بالیں ہیں، بادشاہ نے درباریوں سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو انھوں نے کہا کہ یہ پریشان خیالات ہیں، ہمیں ان کی تعبیر معلوم نہیں ہے۔اس وقت بادشاہ کے ساقی کو (جو جیل سے رہا ہو کر اب نوکری پر بحال ہو چکا تھا اور اب تک حضرت یوسف کو بھلا بیٹھا تھا) حضرت یوسف یاد آ گئے ،اس نے بادشاہ سے اجازت لی اور جیل پہنچ کر حضرت یوسف سے کہنے لگا:

﴿يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ -[42]

''اے یوسف! اے صدق مجسم آپ ہم کو اس خواب کا جواب دیجئے کہ سات گائیں موٹی ہیں ان کو سات دبلی گائیں کھا گئیں اور سات بالیں ہری ہیں اور (سات) خشک ہیں تاکہ میں ان لوگوں کے پاس لوٹ کے جاؤں اور وہ جان جائیں۔''

چنانچہ حضرت یوسف نے اس کی تعبیر یہ دی:

﴿قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ﴾ [43]

"تم سات سال متواتر غلہ بونا، پھر جو فصل کاٹو تو اس کو بالوں ہی میں رہنے دینا (تاکہ گھن نہ لگ جائے) ہاں مگر تھوڑا سا جو تمہارے کھانے میں آوے (اسے نکال دینا) پھر اس کے بعد سات برس ایسے آئیں گے جو اس ذخیرہ کو کھائیں گے جسے تم نے ان برسوں کے واسطے جمع کر کے رکھا ہوگا ہاں مگر تھوڑا جو رکھ چھوڑو گے، پھر ایک برس ایسا آوے گا جس میں خوب بارش ہوگی اور لوگ شیرہ بھی نچوڑیں گے۔"

قرآن میں چھٹا خواب وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے دیکھا، اس کی تفصیل یہ ہے کہ حدیبیہ سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ صحابہ کے ساتھ حلق اور قصر کے بعد (سر مونڈھوا کر اور بال کترا کر) مکہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ نے صحابہ سے اس کا تذکرہ فرمایا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ وہ سمجھے کہ اسی سال مکہ میں داخل ہو جائیں گے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا خواب حق ہوتا ہے۔ جب اس سال مسلمان مکہ میں داخل نہ ہو سکے تو عبد اللہ بن ابی عبد اللہ بن نفیل اور رفاعہ بن حرث نے کہا کہ ہم نے تو سر مونڈھا اور نہ بال کترائے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جب صلح حدیبیہ کے نتیجے میں مسلمانوں کو حدیبیہ (کے مقام) ہی میں قربانی کرنی پڑی اور شرائط صلح کے تحت وہ اس سال مکہ میں داخل نہ ہو سکے، تو بعض صحابہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ آپ نے خواب دیکھا تھا وہ کیا ہوا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر کے خواب کے برحق ہونے کا اعلان کر دیا:

﴿لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ [44]

"بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا جو مطابق واقع کے ہے کہ تم لوگ مسجد حرام میں ان شاء اللہ ضرور داخل ہو جاؤ گے امن و امان کے ساتھ کہ تم میں کوئی سر منڈاتا ہوگا اور کوئی بال کترا تا ہوگا، تم کو کسی طرح کا اندیشہ نہ ہوگا سو اللہ کو وہ باتیں معلوم ہیں جو تم کو معلوم نہیں پھر اس سے پہلے ایک فتح (فتح خیبر) دیدی۔"

یہ خواب دوسرے سال اس وقت پورا ہوا جب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے ساتھ عمرہ القضاء ادا کیا۔ قرآن حکیم کے ان خوابوں میں خواب اور اصول تعبیر کا ایک جہان معنی پنہاں ہے۔ رویائے صالحہ اور خواب کی اصل قرآن میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ[45]

''یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوتے ہیں۔ وہ (اللہ کے دوست) وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیز کرتے ہیں۔ ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی، اللہ کی باتوں میں کچھ فرق نہیں ہوتا۔ یہ (بشارت) بڑی کامیابی ہے۔''

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَهْلِ مِصْرَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى {لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا} فَقَالَ: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أُنْزِلَتْ، هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ[46]

حضرت عطا بن یسار (۱۹-۱۰۳ھ/۶۳۹-۷۲۱ء) سے روایت ہے کہ ایک مصری نے حضرت ابوالدرداء سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''لهم البشرى فى الحيوة الدنيا و في الآخرة'' کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا "جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ہے۔ تمہارے سوا صرف ایک شخص نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا۔ میں نے رسول ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا "جب سے یہ آیت نازل ہوئی اس وقت سے تمہارے سوا اس کے بارے میں کسی نے نہیں پوچھا یہ اچھا خواب ہے جسے مسلمان دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے۔

اس مفہوم میں ایک اور روایت ابو سلمہ (۲۲-۹۴ھ/۶۴۳-۷۱۴ء) سے نقل کی گئی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت (۳۸) ق ھ-۳۴ھ/۵۸۶-۶۵۴ء) کا بیان ہے کہ میں نے رسول ﷺ سے ''لهم البشري في الحيوة الدنيا و في الآخرة'' کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جس کے متعلق آپ سے پہلے کسی نے یا میری امت میں سے کسی نے سوال نہیں کیا۔ یہ (بشری) سچا خواب ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا کسی دوسرے مسلمان کے لیے دیکھا جاتا ہے۔[47]

اس دوسری حدیث کو امام دارمی (۱۸۱-۲۵۵ھ/۷۹۷-۸۶۹ء) نے سنن میں روایت کیا ہے۔[48]

بروایت ابو سلمہ بن عبد الرحمن عن عبادہ بن الصامت یہ روایت منقطع الاسناد ہے کیونکہ ابو سلمہ کو حضرت عبادہ بن الصامت سے سماعت حاصل نہیں ہے مگر یہ حدیث اس طریقہ کے علاوہ دوسرے طرق سے بھی روایت کی گئی ہے۔ حضرت ابوالدرداء والی حدیث میں ایک راوی مجہول ہے، باقی رجال ثقہ ہیں۔ اس معنی میں متعدد احادیث مروی ہیں جن سے اس حدیث کو تقویت ملتی ہے۔ امام ترمذی (۲۰۹-۲۷۹ھ/۸۲۴-۸۹۲ء) ان دونوں حدیثوں کو اپنی سنن میں لے آئے ہیں۔ امام ابن ماجہ (۲۰۹-۲۷۳ھ/۸۲۴-۸۸۷ء) نے اپنی تصنیف میں حضرت عبادہ بن الصامت والی حدیث روایت کی ہے۔[49] یہی حدیث حضرت امام احمد بن حنبل بھی مسند میں لے آئے ہیں۔[50] امام حاکم نیشاپوری (۳۲۱-۴۰۵/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء) نے دونوں حدیثوں کو "المستدرک" میں روایت کیا ہے۔[51] محدثین نے حدیث کی صحت پر بھی بحث کی ہے۔ امام ترمذی نے دونوں حدیثوں کو "حسن" کہا ہے۔[52]

امام حاکم نیشاپوری حضرت عبادہ بن الصامت والی حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال شیخین کی شرط پر ہیں۔[53]

ان احادیث کی تائید دوسری صحیح احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ امام مالک (۹۳-۱۷۹ھ/۷۱۲-۷۹۵ء) نے دوسری سند سے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ اس آیت "لهم البشري في الحيوة الدنيا و في الآخرة" کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ (بشری) رؤیائے صالحہ ہے جسے مرد صالح دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جائے۔[54]

اس روایت کے تمام راوی صحیح ہیں۔ امام طبری (۲۲۴-۳۱۰ھ/۸۳۹-۹۲۳ء) نے بروایت اعمش عن ابی صالح عن عطاء بن یسار عن ابی الدرداء بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن اور قوی ہے۔[55]

یہ حضرت ابوہریرہ (۲۱ق ھ-۵۹ھ/۶۰۲-۶۷۹ء) سے بھی مرفوعاً مروی ہے اور اس کی سند صالح ہے۔[56]

امام طبری نے حضرت ابوہریرہ کی یہ روایت یوں بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رویا حسنہ ہی بشری ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جائے"

اس روایت کے بارے میں شیخ محمود محمد شاکر کہتے ہیں کہ یہ صحیح الاسناد خبر ہے۔[57]

حدیث کے کثرت طرق کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام طبری نے ایسی چالیس احادیث و آثار کی روایت کی ہے جن میں بشری کی تعبیر رویائے صالحہ بنائی گئی ہے۔[58]

بعض طرق سے یہ حدیث قوی الاسناد، جید الاسناد اور صحیح الاسناد ہے۔[59] اس لیے محدثین نے اسے صحیح کہا ہے۔ عصر حاضر کے نامور محدث علامہ ناصر الدین البانی کہتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی صحیح ہیں اور شیخین کے رجال ہیں، البتہ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور حضرت عبادہ بن الصامت کے درمیان انقطاع ہے۔ لیکن یہ حدیث حضرت عبادہ سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اور ان دوسرے طریقوں کی مجموعی حیثیت سے صحیح ہے۔[60]

مفسرین میں سے بعض نے بشری کی تعبیر رویائے صالحہ سے کی ہے اور بعض مفسرین کے یہاں اس سے مراد وہ خوشخبری ہے جو موت کے وقت مردان خدا کو فرشتوں کی طرف سے سنائی جاتی ہے۔ بعض مفسروں نے بشری سے وہ محبت اور نیک نامی مراد لی ہے جو خدا کے نیک بندوں کو عوام میں حاصل ہوتی ہے۔

صحابہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود (متوفی ۳۲ھ/۶۵۲ء)، حضرت ابو ھریرہ اور حضرت عبداللہ بن عباس اور ان کے بعد مجاہد، عروہ بن زبیر (۲۲-۹۳ھ/۶۴۳-۷۱۲ء) یحیی بن ابی کثیر (متوفی ۱۲۸ھ/۷۴۷ء)، ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح نے بشری کی تفسیر رؤیائے صالحہ (نیک خواب) بتائی ہے۔[61]

مفسرین میں سے فراء نے بشری کی تفسیر میں رویائے صالحہ والی روایت نقل کی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالی کے قرآن میں کیے گئے وعدے بھی ہیں۔[62]

امام طبری نے مختلف اسناد سے ان روایات کو نقل کیا ہے جن میں بشری کی تفسیر رویائے صالحہ بتائی گئی ہے۔ لیکن ساتھ ہی انھوں نے وہ روایات بھی نقل کی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ بشری سے مراد وہ بشارتیں ہیں جو مومنین کو موت کے وقت دی جاتی ہیں۔ امام طبری نے ان دونوں معنوں کو جمع کرتے ہوئے کہا ہے کہ بہتر قول یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اس آیت میں دنیوی زندگی میں خوشخبری کی جو خبر دی ہے تو دنیوی زندگی میں خوشخبری سے مراد رویائے صالحہ ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جائے اور بشری میں وہ بشارتیں بھی شامل ہیں جو آخری وقت پر فرشتے مسلمان کو سناتے ہیں۔[63]

امام ابن کثیر (۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۲-۱۳۷۳ء) نے ان روایات کو اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے جن میں بشری کی تفسیر رویائے صالحہ بتائی گئی ہے۔[64]

جن روایات یا اقوال میں بشری سے رویائے صالحہ مراد لیا گیا ہے، ان کی تائید ان دوسری احادیث سے بھی ہوتی ہے جن میں خواب کو مبشرات کہا گیا ہے۔ اس لیے بشری کی تفسیر میں رویائے صالحہ مراد لینا اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے۔ اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ اس میں وہ بشارتیں بھی شامل ہیں جو آخری وقت مومنین کو دی جاتی ہیں۔ تب بھی رویائے صالحہ کا مفہوم اس سے خارج نہیں بلکہ اس میں شامل ہے۔

احادیث رسول ﷺ میں خوابوں کا تذکرہ:

سنت رسول ﷺ میں رویائے صالحہ یا سچے خوابوں کے شواہد اس کثرت سے موجود ہیں کہ ان کا انکار کر دینا دین کے ایک شعبے کے انکار کرنے کے مترادف ہے۔ ائمہ حدیث نے اپنی کتابوں میں خواب کے موضوع پر "کتاب التعبیر

"کتاب الرؤیا" باب ماجاء في الرؤیا اور کتاب تعبیر الرؤیا" کے عنوانات کے تحت اسی طرح مستقل ابواب قائم کیے ہیں جس طرح کتاب الایمان، کتاب الصلاۃ، کتاب الصوم، کتاب الزکوۃ اور کتاب الحج قائم کیے ہیں۔[65]

حضور ﷺ پر وحی کا نزول رویائے صادقہ ہی سے شروع ہوا۔ چنانچہ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز سچے خوابوں سے ہوا۔ اس زمانہ میں آپ جو خواب دیکھتے تھے اس کی تعبیر روشن صبح کی طرح سامنے آتی تھی۔[66]

نبوت کی ۲۳ سالہ مدت کے دوران آپ برابر خواب کے ذریعے خوشخبریوں سے بہرہ ور ہوتے رہے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو بارہا خواب میں مستقبل کے واقعات سے آگاہ کرایا، جنت و جہنم کی سیر کرائی، ابرار وفیار کی سزا کا مشاہدہ کرایا۔ احادیث وسنن کی کتابوں میں ان خوابوں کی روایات اتنی کثرت سے منقول ہیں کہ ان سے ایک کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

رسول ﷺ کو خواب میں بعض ایسے امور سے آگاہ کیا گیا جو بعد میں واقع ہوئیں۔ مثلاً حضرت عائشہ کے ساتھ نکاح سے پہلے آپ ﷺ کو خواب میں ان کی تصویر حریر کے کپڑے میں دو بار دکھائی گئی اور کہا گیا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں۔[67]

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہجرت سے پہلے خواب میں مدینہ منورہ کی سرزمین کا مشاہدہ کرایا اور جنگ احد میں شہید ہونے والوں کی شہادت سے باخبر کیا۔ آپ کا بیان ہے "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور تھے۔

میرا خیال گزرا کہ یہ سرزمین یمامہ یا ھجر (دو علاقوں کے نام) ہے مگر وہ مدینہ یثرب نکلی۔ میں نے اس خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار ہلائی تو وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی۔ یہ وہ مصیبت تھی جو جنگ احد میں مسلمانوں پر پڑی، پھر میں نے اسے ہلایا تو وہ پہلے سے اچھی ہو گئی۔ یہ وہ فتح تھی جو اللہ نے ہم کو عطا کی اور مؤمن جمع ہوئے میں نے اسی خواب میں ایک گائے ذبح ہوتی ہوئی دیکھی اور یہ لفظ سنا کہ اللہ کا ثواب عطا کرنا بہت اچھا ہے۔ وہ گائے تو مومن لوگ تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور وہ ثواب وہ تھا جو اللہ نے ہم کو بدر کے بعد نصیب فرمایا۔[68]

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ایک خواب بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا گویا ایک کالی عورت پریشان حال مدینہ سے نکل کر مہیعہ میں جا ٹھہری ہے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لیا کہ مدینہ کی وبا مہیعہ جسے جُحیفہ کہتے ہیں منتقل کی گئی ہے۔[69]

جھوٹے مدعیان نبوت کی اطلاع بھی رسول ﷺ کو خواب میں دی گئی۔ آپ کا بیان ہے، میں رات کو سویا تھا، میں نے دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں وہ مجھے برے معلوم ہوئے۔ پھر خواب ہی میں مجھ پر وحی

کی گئی کہ میں ان دونوں پر پھونک ماردوں۔ میں نے ان دونوں پر پھونک ماردی تو وہ اڑ گئے۔ میں نے ان دونوں کی یہ تعبیر لی کہ میرے بعد دو کذاب نکلیں گے، ان میں سے ایک منسی اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔[70]

بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے ان کی یہ تعبیر لی کہ یہ دونوں کذاب ہیں جن کے درمیان میں ہوں۔ ان میں ایک صنعاء والا (عنسی کذاب) ہے اور دوسرا یمامہ والا (مسیلمہ کذاب)[71]

ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ دودھ کا ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا۔ میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ دودھ کی سیرابی کا اثر میں نے اپنے ناخنوں میں پایا پھر میں نے اپنا لیس خوردہ عمر کو دیا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول سے آپ نے کیا تعبیر فرمائی؟ فرمایا علم "[72]

ایک مرتبہ آپ ﷺ حضرت عبادہ بن الصامت کی بیوی حضرت ام حرام بنت ملحان کے گھر میں دن کو آرام فرما رہے تھے اسی اثناء میں آپ ﷺ ہنستے ہوئے جاگ گئے۔ حضرت ام حرام نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "میری امت کے چند لوگ خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے سمندر کے بیچ میں (جہازوں پر سوار) تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی طرح دکھائے گئے۔ حضرت ام حرام نے عرض کیا " یارسول اللہ ﷺ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل کرے " حضور نے ان کے لیے دعا فرمائی اور سر رکھ کر سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے جاگے۔ حضرت ام حرام نے عرض کیا " اب آپ کس سبب سے ہنستے ہیں " فرمایا " میری امت کے چند لوگ خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے میرے سامنے پیش ہوئے " جیسا کہ پہلی مرتبہ فرمایا تھا، حضرت ام حرام نے عرض کیا " یارسول اللہ دعا کیجئے خدا مجھے ان لوگوں میں شامل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم پہلوں میں شامل ہو۔ حضرت ام حرام (فتح قبرص کے موقعہ پر) بزمانہ حضرت معاویہ سمندری سفر پر روانہ ہوئیں۔ جب سمندر سے نکل کر سواری پر بیٹھ گئیں تو سواری سے گر کر شہادت پائی۔[73]

احادیث رسول ﷺ میں خواب کو جزو نبوت کہا گیا ہے۔ اس معنی میں متعدد احادیث مروی ہیں۔ ان احادیث میں خواب کو نبوت کے اجزاء میں سے ۲۴واں، ۲۵واں، ۲۶واں، ۲۷واں، ۴۰واں، ۴۲وان، ۴۴واں، ۴۵واں، ۴۶واں، ۴۷واں، ۴۹وال، ۵۰واں، ۷۰واں، ۷۲واں اور ۷۶واں جز کہا گیا ہے۔[74]

امام نووی (۱۳۱ء-۶۷۶ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۷ء) نے مسلم کی شرح میں تین روایات کو زیادہ مشہور بتایا ہے۔ یہ تین روایات وہ ہیں جن میں خواب کو نبوت کا ۴۶واں، ۴۵واں اور ۷۰واں حصہ کہا گیا ہے۔[75]

یہ تینوں روایات امام مسلم اپنی جامع میں لے آئے ہیں۔ مسلم کے علاوہ دوسری کتابوں میں دوسری روایات مروی ہیں۔امام طبری کا خیال ہے کہ روایات کا اختلاف خواب دیکھنے والے کے حال کی طرف راجع ہے۔ مومن صالح کا خواب نبوت کا ۴۶واں جزءاور فاسق کا خواب ۷۰واں جو ہو سکتا ہے۔[76]

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خفی خواب نبوت کا ۷۰واں اور جلی خواب ۴۶واں حصہ ہوتا ہے۔[77]

ان سب میں سب سے مشہور روایت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الرویا الحسنته من الرجل الصالح جزء من سنته واربعین جزاً من النبوة))[78]

''مرد صالح کا اچھا خواب نبوت کے اجزاء میں سے ۴۶واں جز ہوتا ہے۔''

یہی ارشاد نبوی ﷺ ان الفاظ میں بھی مروی ہے:

((رؤیا المو من جزء من ستته و اربعین جزاً من النبوة))[79]

''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہوتا ہے۔''

یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور اس باب میں سب سے مشہور روایت یہی ہے۔امام بخاری نے اس ایک حدیث کو کئی اسناد سے روایت کیا ہے۔امام مسلم بھی اسے کئی جگہ لے آئے ہیں۔ دوسرے محدثین نے بھی اس حدیث کو متعدد طرق سے روایت کیا ہے۔

شارحین حدیث نے اس حدیث کی مختلف شرحیں کی ہیں۔امام خطابی (۳۱۹۔۳۸۸ھ/۹۳۱-۹۹۸ء) نے اس سلسلہ میں علماء کے تین اقوال نقل کیے ہیں۔

۱) بعض علماء کی رائے ہے کہ وحی کی ابتداء سے لیکر وفات تک رسول اللہ ﷺ ۲۳ سال دنیا میں رہے۔ مکہ میں آپ ﷺ نے ۱۳سال اور مدینہ میں دس برس گزارے۔مکہ میں پہلے چھ ماہ تک آپ کے پاس خواب میں وحی آتی رہی۔ یہ آدھ سال کی مدت ہے۔اس لیے یہ مدت نبوت کی مدت کا ۴۶واں جز ہو گئی۔

۲) دوسرے علماء کا قول ہے کہ رویا نبوت کے موافق ظاہر ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ نبوت کا باقی حصہ ہے۔یہی اس حدیث کے معنی ہیں۔

۳) ایک اور طبقہ کا کہنا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ علم نبوت کے اجزاء کا باقی جز ہے۔ نبوت رسول اللہ ﷺ کے بعد باقی نہیں ہے اور اس معنی میں یہ حدیث ہے:

((ذهبت النبوة و بقيت المبشرات : الرؤيا الصالة يراهاالمسلم اوترى له))[80]

صحیح یہ ہے کہ خواب کو نبوت کا باقی ماندہ جز ماننا زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔

ارشاد رسول ﷺ میں خوابوں کو "مبشرات" بھی کہا گیا ہے۔ حضرت ابوھریرہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((لم يبق من النبوة الا المبشرات))"

نبوت میں صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔"

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ و مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا:

"الرؤيا الصالحة" اچھے خواب۔[81]

حضرت عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (آخری) بیماری کے دوران چادر بنائی۔ صفیں حضرت ابو بکر کے پیچھے کھڑی تھیں۔ آپ نے فرمایا "اے لوگو! نبوت کی خوشخبری والی چیزوں (مبشرات النبوة) میں سے صرف رویائے صالحہ باقی رہ گیا ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی دوسرا دیکھے۔[82]

ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لن يبقى بعدى من النبوة إلا المبشرات))

"میرے بعد نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں"

صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا

((الرؤيا الصالحة يراها الرجل الصالح او ترى له جزء من ستة و اربعين جزأ من النبوة))[83]

"اچھا خواب جسے کوئی مرد صالح دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جائے نبوت کے ۴۶ اجزاء میں سے ایک جز ہے۔"

اس حقیقت کو آپ نے چند لفظوں میں یوں بیان فرمایا ہے:

((ذهبت النبوة وبقيت المبشرات[84]

"نبوت چلی گئی اور مبشرات باقی رہ گئیں"

خواب کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے جو ارشادات حدیث کی کتابوں میں مروی ہیں ان سے خواب کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ آپ ﷺ نے علم تعبیر کے رہنما اصولوں کی نشاندہی جس قدر وضاحت سے فرمائی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

خواب دیکھنے والے اور معبر کے لیے سب سے اہم مرحلہ وہ ہوتا ہے جہاں رؤیا اور حلم میں خلط ملط ہو جاتا ہے بعض اوقات معبر جس چیز کو حلم یعنی خواب پریشان سمجھ کر نظر انداز کر دیتا ہے وہ رؤیا ہوتا ہے۔ اس کی مثال خود قرآن حکیم میں

موجود ہے۔ بادشاہ مصر نے جب درباریوں سے خواب کی تعبیر دریافت کی تو انھوں نے اسے اضغاث واحلام کہہ کر تعبیر دینے سے معذوری ظاہر کی۔ بعد میں حضرت یوسف نے اس خواب کی تعبیر دی۔ رسول اللہ نے رویا اور علم کا فرق واضح فرمایا۔ آپ کا ارشاد ہے:

((الرؤیا من الله والحلم من الشیطان)) [85]

رویا اللہ کی طرف سے اور علم شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

چنانچہ ایک بار ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹا گیا اور وہ لڑھکتا جاتا تھا۔ میں اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے خواب سن کر فرمایا "خواب میں شیطان کے چھیڑ چھاڑ کا ذکر لوگوں سے نہ کیا کرو۔[86]

یا جب تم میں سے کسی کے ساتھ خواب میں شیطان چھیڑ چھاڑ کرے تو وہ لوگوں سے اس کا تذکرہ نہ کرے۔[87]

آپ صحابہ کرام سے اکثر فرمایا کرتے تھے "جب تم میں کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، پس وہ اس کے لیے اللہ کا شکر کرے اور اس کا تذکرہ کرے جب اس کے برعکس ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ پس اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے۔ وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔[88]

ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "رویائے صالحہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور حلم شیطان کی طرف سے، پس جب کوئی شیطانی خواب دیکھے تو اس سے پناہ طلب کرے اور بائیں طرف تھوکے۔ وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔[89] ایک حدیث میں آیا ہے کہ تین بار بائیں طرف تھکارے۔[90] اس باب میں اور بھی احادیث وارد ہیں۔[91]

حدیث نبوی میں خواب کی تین اقسام مروی ہیں، چنانچہ آپ کا ارشاد ہے: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ان میں بعض خواب شیطان کے اہاویل (ڈراؤنے خواب) ہوتے ہیں جن سے وہ ابن آدم کو ڈراتا ہے۔ بعض خواب وہ ہوتے ہیں کہ انسان کو بیداری میں کسی چیز میں مشغولیت رہتی ہے تو وہ اسے خواب میں دیکھتا ہے اور بعض خواب وہ ہوتے ہیں جو نبوت کا ۴۶واں حصہ ہوتے ہیں۔[92]

ایک دوسری حدیث میں اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے:

((الرؤیا ثلاث : فرؤیا حق و رؤیا یحدث بها الرجل نفسه ورویا تحزین من الشیطان فمن رای ما یکره فلیقم فلیصل)) [93]

خواب تین ہیں۔ایک خواب سچا ہوتا ہے۔ایک خواب وہ ہوتا ہے جو انسان اپنے دل سے بولے،یعنی اس کے پریشان خیالات کا نتیجہ ہو اور ایک وہ جو شیطان کی طرف سے رنجیدہ کرنے والا ہو۔جو کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اٹھ کر نماز پڑھے۔

خواب کے لیے تمام اوقات یکساں نہیں ہوتے۔رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((اذا اقترب الزمان لم تكذ رؤيا المؤمن تكذب واصدقهم رؤيا اصدقهم حديثا، ورؤيا المسلم جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة، والرؤيا ثلاث: فالرؤيا الصالحة بشرى من الله، والرؤيا من تحزين الشيطان، والرؤيا مما يحدث بها الرجل نفسه، فإذا راى احدكم ما يكره فليقم فليتفل ولا يحدث بها الناس،)) [94]

جب زمانہ قریب ہو گا تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہو گا اور ان میں سب سے سچا خواب اس کا ہو گا جو سب سے زیادہ سچ بولنے والا ہو گا اور مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہوتا ہے۔خواب تین ہوتے ہیں۔ایک نیک خواب جو خدا کی طرف سے خوشخبری کی ہوتی ہے دوسرا شیطان کی طرف سے تکلیف دینے کے لیے دکھائی دیتا ہے اور تیسرا جو دلی خیالات سے پیدا ہوتا ہے پس تم میں کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اٹھ کر نماز پڑھے اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرے۔

یہ حدیث الفاظ کے معمولی تغیر کے ساتھ حدیث کی دوسری کتابوں میں روایت کی گئی ہے[95] امام مسلم کی روایت میں جزء من خمس واربعین جزء من النبوۃ کے الفاظ آئے ہیں [96]

امام بخاری نے اسے ان الفاظ میں روایت کیا ہے:

((اذا اقترب الزمان لم تكذ تكذب رؤيا المومن و رؤياالمومن جزء من ستة واربعين جزء من النبوة)) [97]

جب زمانہ قریب ہوگا تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہوتا ہے۔

محدثین اور شارحین نے اقترب الزمان (زمانہ قریب ہوگا) کے دو معنی بیان کیے ہیں۔ایک یہ کہ جب قیامت قریب ہو گی دوسرے یہ کہ جب دن اور رات برابر ہوتے ہیں۔امام ابوداؤد (۲۰۲-۲۷۵/۸۱۷-۸۸۹ء) کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ جب دن اور رات برابر ہو جاتے ہیں۔[98]

امام خطابی سنن ابی داؤد کی شرح معالم السنن میں دونوں اقوال نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ معبرین کا کہنا ہے کہ سب سے سچے خواب وہ ہوتے ہیں جو ربیع کے موسم اور دن اور رات برابر یا اعتدال پر ہونے کے دنوں میں دیکھے جاتے ہیں۔[99]

علم تعبیر کے ماہرین کا بیان ہے کہ سال کے شروع کے خواب اور پھلوں کے نکلنے اور پکنے کے زمانے کے خواب سب سے سچے ہوتے ہیں۔ دن اور رات سال میں دو مرتبہ یعنی ۲۱ مارچ اور ۲۳ ستمبر کو برابر ہو جاتے ہیں۔ یہ دونوں وقت ایسے ہیں کہ ان میں یا تو پھل پھول نکل آتے ہیں یا پختہ ہو جاتے ہیں۔ اس لیے حدیث کی یہ تشریح اقرب الی الصواب اور قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔ گویا حدیث کے معنی یہ ہوئے کہ جب دن اور رات برابر ہوتے ہیں تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوتا۔

خواب دن اور رات میں کسی بھی وقت دیکھے جاتے ہیں جب انسان سو رہا ہو۔ لیکن بعض اوقات کے خواب زیادہ سچے ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((اصدق الرویا با لا سحار)) [100]

سب سے سچے خواب سحر کے اوقات کے ہوتے ہیں۔

معبرین کے یہاں بھی یہ بات مسلم ہے کہ سب سے سچے خواب سحر کے خواب ہوتے ہیں کیوں کہ اس وقت انوار و برکات نازل ہوتی ہیں۔

خواب اس وقت تک بے اثر رہتا ہے جب تک اس کی تعبیر بیان نہ کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبرفا ذا عبرت وقعت))[101]

خواب پرندے کے پاؤں پر رہتا ہے جب تک اس کی تعبیر نہ بتائی جائے۔ جب تعبیر بتائی جائے تو وہ بیٹھ جاتا ہے۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو دو طریقوں سے روایت کیا ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

((رؤیا المسلم جزء من ستة و اربعین جزء من النبوة وھی علی رجل طائر ما لم یحدث بھا فاذا حدث بھا وقعت))[102]

مسلمان کا خواب نبوت کے ۴۶، اجزاء میں سے ایک جز ہے اور جب تک اس کی تعبیر نہ بتائی جائے پرندے کے پاؤں پر رہتا ہے- جب تعبیر بتائی گئی تو واقع ہو جاتا ہے۔ علی رجل طائر کے معنی ہیں کہ خواب اپنے مقام پر قرار نہیں پکڑتا-[103]

یعنی جس طرح پرندہ بیٹھنے سے پہلے ہوا میں اڑتا رہتا ہے، اسی طرح خواب بھی تب تک معلق رہتا ہے جب تک اس کی تعبیر نہ بتائی جائے۔ الفاظ کے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ امام دارمی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔[104]

خواب کی تعبیر پہلے تعبیر دینے والے کی تعبیر کے مطابق واقع ہو جاتی ہے۔اس لیے حدیث میں آیا ہے کہ خواب ایسے شخص سے بیان کرنا چاہیے جو خواب دیکھنے والے سے محبت رکھتا ہو۔آپ نے فرمایا ہے:

((لا تقص الرؤیا الاعلی عالم او ناصح))[105]

"خواب صرف عالم یا ناصح (بہی خواہ) سے بیان کیا کرو"

دوسری احادیث میں "لا یقصھا الا علی واد اوذی را ی"(اسے صرف دوست یا صاحب الرائے سے بیان کرے)"[106]اور "ولا یحدث بھا الا لبیباً وحبیباً"اور صرف عقلمند یا دوست سے اس کا ذکر کرے[107] کے الفاظ مروی ہیں۔

اس سلسلہ میں سنن الدارمی میں ایک عجیب واقعہ منقول ہے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ مدینہ میں ایک عورت تھی جس کا شوہر تجارت کے سلسلہ میں اکثر سفر پر رہتا تھا۔جب بھی شوہر سفر پر جاتا تو وہ خواب دیکھتی تھی۔شوہر سفر پر نکلتا تو اس وقت اس کی عورت حمل سے ہوتی۔وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آتی اور عرض کرتی کہ میرا شوہر تاجر بن کر باہر گیا ہے اور میں حمل سے ہوں۔میں نے خواب دیکھا کہ میرے گھر کا ستون ٹوٹ گیا اور میں نے ایک بچے کو جنم دیا جو کانا تھا۔رسول اللہ ﷺ اس خواب کی تعبیر بیان فرمائی کہ یہ اچھا خواب ہے، تمہارا شوہر صحیح وسلامت ان شاء اللہ واپس آئے گا اور تم سے ایک نیک لڑکا پیدا ہو گا"۔اس عورت نے یہ خواب دو یا تین مرتبہ دیکھا۔ہر دفعہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آتی اور آپ ﷺ اس کی یہی تعبیر فرماتے۔اس کا شوہر واپس آتا تھا اور یہ بچے کو جنم دیتی۔ایک روز وہ اسی طرح آئی جیسے آیا کرتی تھی۔رسول اللہ ﷺ موجود نہ تھے اس نے وہی خواب دیکھا تھا۔میں نے اس سے پوچھا "اے اللہ کی بندی! تم رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیوں پوچھتی ہو؟اس نے کہا، میں نے خواب دیکھا ہے جو میں دیکھا کرتی۔میں رسول ﷺ کے پاس آئی ہوں۔آپ ﷺ سے اس کی تعبیر پوچھوں گی۔آپ ﷺ (جب) فرماتے ہیں اچھا خواب ہے تو اس کی تعبیر بھی وہی نکلتی ہے جو آپ دیتے ہیں۔میں نے کہا "تم مجھ سے وہ خواب بیان کرو وہ بولی "رسول اللہ ﷺ کو آنے دیجئے میں آپ سے بیان کروں گی جس طرح میں بیان کرتی تھی"۔قسم خدا کی میں نے اسے نہیں چھوڑا جب تک اس نے خواب مجھ سے بیان نہیں کیا۔میں نے اس عورت سے کہا "واللہ اگر تم نے سچ مچ یہی خواب دیکھا ہے تو تمہارا شوہر مر جائے گا اور تم ایک فاجر لڑکے کو جنم دو گی۔وہ عورت بیٹھ کر رونے لگی۔اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تھے۔آپ نے پوچھا "اے عائشہ! یہ عورت کیوں رو رہی ہے؟ میں نے آپ ﷺ کو واقعہ سنایا، اور جو میں نے تعبیر بتائی تھی وہ بھی عرض کی۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عائشہ تمہیں کیا ہوا، جب مسلمان کو خواب کی تعبیر بتایا کرو تو اسے اچھی تعبیر

دیا کرو، خواب اسی کے مطابق ظاہر ہوتا ہے جیسے معبر اس کی تعبیر دے قسم بخدا اس عورت کا شوہر مر گیا اور میں نے دیکھا کہ اس نے فاجر بچے کو ہی جنم دیا"[108]

تعبیر ناموں میں دئے گئے واقعات سے اس کی مزید تائید ہوئی ہے۔ ایک آدمی نے خواب دیکھا کہ اسے خصی کیا گیا۔ خواب کی تعبیر معلوم کرنے کے لیے مصر کے پاس گیا کچھ لوگوں نے تعبیر دی کہ یہ آدمی جلد مر جائے گا۔ کچھ نے کہا کہ یہ اپنے بیٹوں سے جدا ہو گا۔ بعض نے کہا کہ اس کا مال تلف ہو گا۔ ایک دوسرے شخص نے تعبیر دی کہ اس کی نسل منقطع ہو گی۔ چند ایک نے کہا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے گا۔ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ اس نے عورت کو طلاق دی۔ بال بچوں کو لے کر سفر پر نکلا اور دریا پار کرنے کیلئے کشتی پر سوار ہوا۔ طوفان آیا اور کشتی غرق ہو گئی۔ مچھلیوں نے پانی میں اس کے ذکر اور خصیوں کو کھایا اور مال اور بچے سب ہلاک ہو گئے۔ خواب کی تعبیر وہی نکلی جو معبرین نے دی تھی۔[109]

چنانچہ حضرت جعفر صادق کہتے ہیں کہ چار طبقوں سے خواب کی تعبیر پوچھنا جائز نہیں ہے۔

(۱) بے دین لوگوں سے (۲) عورتوں سے (۳) جاہل لوگوں سے (۴) دشمنوں سے[110]

رسول اللہ ﷺ نے اس رہنما اصول کی تلقین ان الفاظ میں فرمائی ہے:

((اعتبروها باسمائها و کنوها بکنا ها و الرؤیا لا ول عابر))[111]

خوابوں کی تعبیر ان کے اسماء اور کنیتوں پر قیاس کر کے دو خواب پہلے معمر کی تعبیر کے موافق پڑتی ہے۔

چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا ایک خواب اور اس کی تعبیر اس طرح بیان فرمائی:

((رایت ذات لیلة فیما یری النائم کانا فی دار عقبة ابن رافع فاتینا بر طب من فی الآخرة وان دیننا قد طاب))[112]

''میں نے رات میں خواب دیکھا گویا عقبہ بن رافع کے گھر میں ہوں۔ ہمارے پاس ابن طاب کی کھجوروں میں سے کھجوریں لائی گئیں۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ رفعت ہمارے لیے ہے۔ آخرت میں عاقبت اچھی ہے اور ہمارا دین طیب ہے۔''

سچے خواب کو اگر ایک طرف مبشرات کہا گیا ہے تو دوسری طرف حلم کو بیان نہ کرنے کی ہدایت بھی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جھوٹ موٹ خواب گھڑ کر لوگوں سے بیان کرتے پھرتے ہیں۔ احادیث میں اس کی سخت ممانعت اور وعید آئی ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

((من افری الفری ان یری عینیه ما لم تر))[113]

''سب سے بڑے جھوٹوں میں ایک یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو اس نے دیکھی نہیں یعنی جھوٹا خواب بیان کرے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من تحلم حلما كاذبا كلف ان يعقد بين شعيرتين ويعذب على ذالك))[114]

''جس نے وہ خواب گھڑا جو اس نے نہیں دیکھا تو قیامت کے روز اسے جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائیگی اور اس پر اسے عذاب دیا جائے گا۔''

ایک دوسری حدیث میں جھوٹے خواب گھڑنے والوں کو عذاب آخرت کی وعیدیں سنائی گئی ہے:

((من تحلم كاذباً كلف يو ، يوم القيامة أن يعقد بين شعرتين ولن يعقد بينهما))[115]

''جس نے جھوٹا خواب گھڑا، اسے قیامت کے روز جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائے گی اور وہ ان میں گرہ نہ لگا سکے گا۔''

جو کے دو دانوں کو جوڑنے کے معنی ایک طرح کا عذاب ہے۔ خواب شیطان کی دخل اندازی سے محفوظ نہیں ہے۔ شیطان کسی بھی صورت میں آکر انسان کو دھوکا دے سکتا ہے۔ تاہم اس کلیہ میں کچھ استثنائی صورتیں بھی ہیں۔ خواب میں اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرے تو اس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے کیونکہ صحیح احادیث کے مطابق شیطان نبی کریم ﷺ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ تمام محدثین نے مختلف اسناد سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد قدرے تغیر کے ساتھ روایت کیا ہے:

((من رآني في المنام فسيراني في اليقظة ولا يتمثل الشيطان بی))[116]

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب (یعنی قیامت میں) مجھے بیداری میں دیکھ لے گا اور شیطان میری شبیہ اختیار نہیں کر سکتا۔''

خواب کے بارے میں حدیث کی کتابوں میں کثرت سے جو روایات مروی ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے روؤیائے صالحہ کو کتنی اہمیت دی ہے۔ انبیاء کرام اور صلحاء کے خوابوں کو خاص طور پر قابل عمل اور برحق مانا گیا ہے۔[117]

نیز جس طرح کسی معاملہ پر مسلمانوں کے اتفاق کو حجت مانا گیا ہے، اسی طرح مسلمانوں کی ایک جماعت اگر کوئی خواب دیکھے تو وہ بھی ایک قسم کی دلیل ہوتی ہے۔ صحابہ کرام میں سے بعض نے خواب میں شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں اور بعض نے آخری دس راتوں میں دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے خواب سن کر فرمایا:

((المتسوها في السبع الاواخر))[118]

''اسے آخری سات راتوں میں ڈھونڈو''

ایک روایت میں آیا ہے کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے خواب بیان کرتے تھے کہ رمضان کے اخیر عشرہ کی ساتویں تاریخ (۲۷) کو شب قدر ہے۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم سب کے خواب اخیر عشرہ کے متعلق ایک دوسرے سے متفق ہیں۔اس لیے جس شخص کو شب قدر کی جستجو ہو وہ اخیر عشرہ میں تلاش کرے۔[119]

ان دونوں روایتوں میں مسلمانوں کے خواب پر اتفاق کو برحق مانا گیا ہے۔اذان کا واقعہ اس کی ایک مثال ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کا مسئلہ زیر غور آیا۔ بعض لوگوں نے رائے دی کہ نماز کے وقت آگ روشن کی جائے۔ بعض نے کہا کہ نماز کے وقت جھنڈا کھڑا کیا جائے۔ بعض نے رائے دی کہ سینگ بنوایا جائے اور نماز کے وقت اسے پھونکا جائے۔ایک رائے یہ بھی تھی کہ ناقوس بجایا جائے۔ مگر ان میں سے کوئی رائے رسول اللہ ﷺ کو پسند نہ آئی۔ رات کو حضرت عبداللہ بن زید الانصاری (المتوفی ۳۲ھ/۶۵۲ء) نے خواب دیکھا کہ ایک شخص سبز لباس میں ملبوس مسجد پر کھڑا ہو کر اذان کے کلمات پکار رہا ہے۔ صبح آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا خواب بیان کیا۔آپ نے فرمایا کہ اللہ نے آپ کو اچھا خواب دکھایا ہے۔بلال سے کہو کہ وہ آپ کے خواب کے مطابق اذان دے۔ حضرت بلال نے اذان دی تو حضرت عمر فاروق آئے اور قسم کھا کر کہا کہ یہی خواب میں نے دیکھا ہے مگر عبداللہ نے بیان کیا تو مجھے بیان کرتے ہوئے شرم آئی۔ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ خواب چودہ صحابہ نے دیکھا تھا۔[120]

صحابہ نے حضور ﷺ سے خواب میں دیکھی جانے والی مختلف چیزوں کی تعبیر بھی روایت کی ہیں۔ مثلاً دودھ کی تعبیر فطرت اور سفینہ کی تعبیر نجات ہے،اونٹ کی تعبیر غم اور سبزہ کی تعبیر جنت ہے۔عورت کی تعبیر خیر وبرکت ہے [121]۔ نیز آپ نے دودھ کی تعبیر علم اور کرتے کی تعبیر دین فرمائی ہے۔[122] ایک حدیث میں آپ نے نہر کی تعبیر عمل فرمائی ہے۔[123]

احادیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے فارغ ہوتے ہی صحابہ کی طرف رخ کرکے فرمایا کرتے "کیا تم میں سے کسی نے رات کو کوئی خواب دیکھا۔ صحابہ اپنا اپنا خواب بیان کرتے تو آپ ان کی تعبیر دیتے تھے۔[124]

حضرت سمرہ بن جندب (المتوفی ۱۷۹/۶۰ھ ء) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو چہرہ مبارک ان کی طرف (صحابہ کی طرف) کرتے اور فرماتے:

((هل را ى احد منكم البارحة رؤيا))[125]

کیا تم میں سے شب کو کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔

یہی ارشاد نبوی امام ترمذی نے "هل رای احد منکم اللیلة رؤیا" (کیا تم میں سے کسی نے رات کو کوئی خواب دیکھا ہے) کے الفاظ سے روایت کیا ہے اور "هذا حدیث حسن صحیح" کہہ کر اس کی صحت کی توثیق کی ہے۔[126]

امام مالک نے اس حدیث کو حضرت ابوھریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو لوگوں کی طرف رخ کرتے اور فرماتے تھے۔ کیا تم میں سے کسی نے رات کو کوئی خواب دیکھا۔[127]

صحابہ میں سے کوئی خواب دیکھتا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر تعبیر پوچھتا تھا۔ حضرت ام فضل (المتوفاۃ ۳۰ھ/ ۶۵۰ء) کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے اعضاء مبارکہ میں سے ایک عضو میرے گھر میں ہے، میں ڈر گئی۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خواب بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اچھا خواب ہے فاطمہ (۱۸ق م-۱۱ھ/ ۶۰۵-۶۳۲ء) سے لڑکا پیدا ہوگا اور تم اسے قسم کا دودھ پلاؤ گی۔ پھر حضرت حسن (۳ھ/ ۶۲۴-۶۷۰ء) پیدا ہوئے۔ انھیں میرے حوالے کیا گیا اور میں نے انھیں دودھ پلایا۔[128]

ایک دفعہ ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا، یارسول اللہ ﷺ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک چھتری ہے اور اس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ اس کو اٹھا رہے ہیں کوئی کم اور کوئی زیادہ، اور میں نے ایک رسی آسمان سے زمین تک ملی ہوئی دیکھی اور آپ کو میں نے دیکھا کہ آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ پھر آپ ﷺ کے بعد ایک شخص نے اس کو پکڑا وہ بھی اس پر چڑھ گیا۔ پھر ایک شخص اس کو پکڑ کر چڑھ گیا۔ پھر اس کے بعد ایک شخص نے اس کو پکڑا اور وہ رسی ٹوٹ گئی۔ پھر جڑ گئی۔ حضرت ابو بکر نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے کو اجازت دیجئے کہ میں اس خواب کی تعبیر دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا "اچھا دو، تو انھوں نے کہا وہ چھتری اسلام ہے اور اس میں وہ گھی اور شہد جو ٹپک رہا ہے وہ قرآن اور اس کی حلاوت ہے اور اس کے اٹھانے والے کم یا زیادہ ہیں۔ اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک ملی ہوئی ہے وہ حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کیا ہے۔ اس کو پکڑ کر اللہ تعالیٰ آپ کو اوپر چڑھائے گا پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اوپر چڑھے گا پھر ایک اور شخص اوپر چڑھے گا۔ پھر جو ایک اور شخص اس کو پکڑے گا تو وہ رسی ٹوٹ جائی گی۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ بتایئے میں نے ٹھیک تعبیر دی یا غلط۔ حضور ﷺ نے فرمایا کچھ ٹھیک دی ہے کچھ غلط دی ہے انھوں نے عرض کی یارسول اللہ آپ کو خدا کی قسم جو کچھ میں نے غلط بیان کیا ہے وہ مجھے بتا دیجیے۔ حضور ﷺ نے فرمایا قسم مت دو"[129]

رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں تعبیر دینا کچھ کم شرف کی بات نہیں ہے۔ محدثین نے حضرت ابو بکر کو رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بڑا تعبیر دان کہا ہے۔[130]

خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے خواب کی تعبیر حضرت ابو بکر سے پوچھی ہے۔ایک مرتبہ آپ نے اپنا خواب حضرت ابو بکر سے بیان فرمایا"اے ابو بکر میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم اور آپ ایک سیڑھی پر چڑھ گئے اور ہم آپ سے ڈھائی زینہ آگے نکل گئے، حضرت ابو بکر نے کہا حضور اچھا خواب ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس وقت تک باقی رکھے گا جب تک آپ خوش ہو جائیں اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔یہ بات حضرت ابو بکر نے تین مرتبہ دہرائی۔تیسری بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اے ابو بکر میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم اور آپ ایک سیڑھی چڑھے اور ہم آپ سے ڈھائی زینہ آگے نکل گئے۔حضرت ابو بکر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ! اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت اور مغفرت کی طرف بلائے گا اور میں آپ کے بعد ڈھائی برس زندہ رہوں گا۔[131]

حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند میرے حجرے میں آکر گرے۔میں نے حضرت ابو بکر سے اپنا خواب بیان کیا وہ خاموش رہے۔جب رسول اللہ نے وفات پائی اور آپ میرے حجرے میں دفن ہوئے تو حضرت ابو بکر نے مجھ سے کہا"یہ تمہارے ان تین چاندوں میں سے ایک ہے اور یہ سب سے اچھا ہے"[132]

اس حجرے میں یکے بعد دیگرے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر دفن ہوئے۔یوں تینوں چاند حجرے میں آگئے اور خواب کی تعبیر پوری ہوئی۔علم تعبیر کے ماہرین نے بھی حضرت ابو بکر کی ایسی تعبیریں نقل کی ہیں جنہیں پڑھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق بھی علم تعبیر میں مہارت رکھتے تھے۔شہادت سے پہلے جمعہ کے روز انھوں نے تقریر میں کہا۔میں نے خواب دیکھا کہ ایک مرغ نے مجھے دو ٹھونگیں ماریں۔میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کرے گا اور مجھے ایک عجمی الخص قتل کرے گا۔[133]

حضرت عثمان غنی ذی النورین علم تعبیر میں اچھی دستگاہ رکھتے تھے۔شہادت کے روز انھوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا عثمان ! روزہ ہمارے ساتھ کھولو" حضرت عثمان نے روزدور کھا اور اسی دن شہید کیے گئے۔[134]

شہادت کے روز ہی انھوں نے اپنی اہلیہ سے کہا یہ لوگ (محاصرہ کرنے والے فسادی) مجھے قتل کریں گے۔انھوں نے کہا"امیر المومنین ہر گز نہیں کریں گے۔حضرت عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر وعمر کو دیکھا، انھوں نے کہا کہ رات کو ہمارے پاس روزہ کھولو گے۔[135]

چنانچہ اسی روز شہادت پائی۔حضرت علی کرم اللہ وجہ کی تعبیر دانی بھی مشہور ہے۔کتابوں میں ان کی تعبیروں کے متعدد واقعات منقول ہوئے ہیں۔ان کے علاوہ دوسرے صحابہ بھی علم تعبیر پر عبور رکھتے تھے۔صحابیات میں حضرت عائشہ حضرت اسماء بنت ابی بکر اور حضرت اسماء بنت عمیس کی تعبیر دانی خاص طور پر مشہور ہے۔حضرت عائشہ کی تعبیروں کا

ذکر مورخین نے کیا ہے حضرت اسماء بنت ابی بکر نے تعبیر الرؤیا کا فن اپنے باپ سے سیکھا تھا۔ ان سے حضرت سعید بن مسیب نے اور ان سے محمد ابن سیرین نے اس علم کی تعلیم پائی تھی۔[136]

حضرت اسماء بنت عمیس کا شمار علم تعبیر کی ماہر صحابیات میں ہوتا ہے۔ ان کی تعبیر دانی کا یہ حال تھا کہ حضرت عمران سے خوابوں کی تعبیر پوچھا کرتے تھے، شہادت سے پہلے انھوں نے حضرت اسماء بنت عمیس سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ لال رنگ کے ایک مرغے نے مجھے دو ٹھونگیں ماریں۔ انھوں نے تعبیر دی کہ عجمیوں میں سے ایک شخص آپ کو قتل کرے گا۔[137]

نکتہ یہ ہے کہ علم تعبیر کی ان ماہر صحابیات کا تعلق حضرت ابو بکر کے خانوادہ سے تھا، حضرت عائشہ اور حضرت اسماء ان کی بیٹیاں تھیں اور حضرت اسماء بنت عمیس حضرت ابو بکر کے نکاح میں تھیں۔

صحابہ کرام میں خواب کا کیا مقام تھا، اس کا اندازہ ان واقعات سے لگایا جا سکتا ہے جو کبار محدثین نے صحیح اسناد کے ساتھ نقل کیے ہیں۔ قرآن وسنت کے ماہرین نے انھیں بطور حجت پیش کیا ہے۔ تصوف کے مشہور ناقد امام ابن تیمیہ (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء) کے شاگرد خاص علامہ ابن قیم (۶۹۱-۷۵۱ھ/۱۲۹۲-۱۳۵۰ء) نے خود ان میں سے بعض واقعات کو نقل کیا ہے۔ اپنی کتاب "الروح" میں لکھتے ہیں:

> حماد بن سلمہ ثابت سے اور وہ شہر بن حوشب سے بطریق صحیح روایت کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ (المتوفی ۲۵ھ/۶۴۶ء) اور عوف بن مالک (المتوفی ۷۳ھ/۶۹۲ء) کے درمیان مواخات تھی۔ حضرت صعب نے حضرت عوف سے کہا "بھائی ہم میں سے جو بھی پہلے وفات پائے گا وہ خواب میں آکر اپنے بھائی سے ملاقات کرے گا۔ حضرت عوف نے بھی حامی بھر لی۔ پہلے حضرت صعب نے انتقال کیا، حضرت عوف نے انھیں خواب میں دیکھا۔ پوچھا بھائی آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا، انھوں نے جواب دیا مصائب یعنی تکلیفوں کے بعد ہمیں بخش دیا گیا حضرت عوف نے ان کی گردن میں ایک سیاہ دھبہ دیکھا، پوچھا بھائی! یہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا "یہ دس دینار ہیں جو میں نے فلاں یہودی سے قرض لیے تھے۔ وہ میرے سینگ میں ہیں، اسے وہ دینار واپس کر دو۔ میرے بھائی میری موت کے بعد گھر میں جو واقعات رونما ہوتے ہیں، مجھے ان سب کی خبر مل جاتی ہے، یہاں تک کہ کچھ روز پہلے ہماری بلی کے مرنے کی خبر بھی مل گئی۔ بھائی مجھے یہ بھی علم ہے کہ میری بیٹی چھ روز تک مر جائے گی۔ تم لوگ اس کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آنا۔

حضرت عوف کا بیان ہے کہ جب صبح ہو گئی تو میں نے کہا کہ اس خواب میں تو رہنمائی ہے۔ میں ان کے گھر والوں کے پاس گیا، انھوں نے خوش آمدید کہا اور کہا عوف! کیا تم لوگ اپنے بھائیوں کے پسماندگان کے ساتھ یہی برتاؤ کرتے ہو۔ صعب کی وفات کے بعد آپ ہمارے قریب بھی نہیں آئے۔ میں نے سینگ کی طرف دیکھا اور اسے اتارا، اس میں جو چیز یں تھیں انہیں نکالا، میں نے ایک تھیلی پائی جس میں دس دینار تھے۔ میں نے یہودی کو بلوایا اور پوچھا" کیا تمہارا صعب پر کچھ قرضہ ہے؟ اس نے کہا" خدا صعب پر رحم کرے وہ رسول اللہ ﷺ کے اچھے صحابہ میں سے تھے، میں نے وہ قرضہ معاف کیا، میں نے کہا تم مجھے بتاؤ، اس نے کہا" ہاں میں نے اسے دس دینار دیئے تھے، میں نے وہ دس دینار اس کے سامنے پیش کیے تو اس نے کہا قسم خدا کی یہ تو وہی دینار ہیں، میں نے کہا۔ خواب کی ایک چیز تو سچ نکلی۔ میں نے پوچھا، صعب کی موت کے بعد گھر میں کوئی واقعہ رونما تو نہیں ہوا؟ انھوں نے کہا ہاں ہمارے یہاں بھی واقعات رونما ہوئے جس طرح ہوا کرتے ہیں، میں نے کہا وہ واقعات مجھ سے بیان کرو، انھوں نے کہا ہاں ہماری بلی کئی روز پہلے مر گئی، میں نے کہا یہ دو باتیں ہوئیں، میں نے پوچھا میری بھتیجی کہاں ہے؟ انھوں نے کہا، کھیل رہی ہے، بچی میرے پاس لائی گئی، میں نے اسے چھوا تو اسے بخار تھا، میں نے انھیں اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی نصیحت کی، چھ روز کے اندر بچی مر گئی۔[138]

علامہ ابن قیم اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

یہ حضرت عوف کی فقہ تھی جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ تھے کہ انھوں نے حضرت صعب بن جثامہ کی وصیت نافذ کی اور ان کے قول کی صحت قرائن سے معلوم کی جن کی انھوں نے خبر دی تھی، ان میں یہ قرائن بھی تھے کہ دینار اس کے ہیں اور وہ سینگ میں ہیں۔ پھر انھوں نے یہودی سے پوچھا تو اس کی بات خواب کے موافق نکلی۔ جب حضرت عوف کو معاملہ کی صحت کا یقین ہوا اور انھوں نے یہودی کو دینار دئے، یہ فقہ ہے اور ان لوگوں کا حصہ ہے جو بے حد ذہین اور بڑے عالم ہوتے ہیں، وہ تو صحابی تھے، شاید متاخرین میں سے اکثر لوگ اس کا انکار کریں اور کہیں کہ حضرت عوف کے لیے کب جائز تھا کہ وہ حضرت صعب کے ترکہ سے دینار جو ان یتیموں اور وارثوں کا حق تھے، ایک خواب کی بنا پر یہودی کو

دے دیں، اس فقہ کی نظیر جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص بندوں کو بخشا ہے۔ حضرت ثابت بن قیس بن شماس (الشہید ۱۱ھ) کے قصہ میں ملتی ہے، جسے ابو عمرو بن عبدالبر (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۸۔۱۰۷۱ء) وغیرہ نے بیان کیا ہے۔[139]

حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ انصاری صحابی رسول ﷺ کے خطیب تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا "ثابت کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری زندگی قابل تعریف ہو، شہید کی موت مرو اور جنت میں داخل ہو جاؤ" حضرت ثابت بن قیس بن شماس حضرت ابو بکر صدیق کے عہد خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کی جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔[140]

حضرت ثابت بن قیس کی صاحبزادی کا بیان ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾[141]

"اے ایمان والو! نبی کی آواز پر اپنی آواز بلند مت کرو۔"

تو والد صاحب گھر میں بیٹھ گئے اور دروازہ بند کیا، رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں نہیں دیکھا تو ان کی خیریت دریافت کرنے کے لیے ایک آدمی بھیجا۔ والد صاحب نے کہا میں ایسا آدمی ہوں جس کی آواز اونچی ہے۔ مجھے خوف ہے کہ میرا عمل ضائع نہ ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو بلکہ تم اچھی زندگی جیو گے اور اچھی موت مروگے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾[142]

اللہ تعالیٰ ہر مغرور اور شیخی خور کو پسند نہیں کرتا۔

والد صاحب نے گھر کا دروازہ بند کیا اور رونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں نہ پایا تو بلاوا بھیجا، انھوں نے عرض کیا "یارسول اللہ! میں جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہوں اور قوم کی سرداری بھی پسند ہے"، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم ان میں سے نہیں ہو تم قابل تعریف زندگی گزاروگے، شہید کی موت مروگے اور جنت میں داخل ہو جاؤگے" جب یمامہ کی جنگ ہوئی تو وہ حضرت خالد بن ولید (المتوفی ۲۱ھ/۶۴۱ء) کے ساتھ مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کرنے نکلے۔ جب فوجوں کا آمنا سامنا ہوا تو مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ حضرت ثابت بن قیس بن شماس اور حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ (الشہید ۱۱ھ/۶۳۲ء) نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں دشمنوں سے اس طرح نہیں لڑتے تھے۔ دونوں نے گڑھے کھودے اور ان میں جم کر لڑے آخر دونوں شہید ہو گئے، اس روز حضرت ثابت ایک عمدہ زرہ پہنے ہوئے تھے۔ ایک مسلمان کا گزر ان کی نعش پر سے ہوا تو اس نے ان کی زرہ اتارلی۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے حضرت ثابت بن

قیس بن شماس کو خواب میں دیکھا، حضرت ثابت نے اس سے کہا میں تمھیں ایک وصیت کرتا ہوں، خواب سمجھ کر اسے ضائع نہ کرنا کل جب میں شہید ہوا تو ایک مسلمان نے میری زرہ اتار لی۔ اس کی قیام گاہ لشکر کے آخری کنارہ پر ہے، اس کے خیمے کے پاس لمبی رسی میں بندھا ایک گھوڑا ہے جو اچھلتا کودتا ہے، اس شخص نے زرہ کے اوپر ہانڈی الٹ کر رکھ دی ہے اور ہانڈی کے اوپر کجاوہ ہے۔ تم خالد کے پاس جا کر اس سے کہو کہ آدمی بھیج کر منگالیں اور جب تم مدینہ خلیفہ رسول یعنی حضرت ابو بکر صدیق کے پاس پہنچو گے تو ان سے کہنا کہ مجھ پر اتنا اتنا قرضہ ہے اور میرے غلاموں میں سے فلاں فلاں آزاد ہیں خواب دیکھنے والا شخص حضرت خالد کے پاس آیا اور ان سے خواب بیان کیا۔ انھوں نے آدمی بھیج کر زرہ منگالی۔ (مدینہ پہنچ کر) وہ شخص حضرت ابو بکر صدیق کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب انھیں سنایا۔ انھوں نے وصیت کے نفاذ کا حکم دیا ۔[143]

علامہ ابن قیم کہتے ہیں کہ حضرت خالد، حضرت ابو بکر صدیق اور صحابہ نے اس خواب پر عمل کرنے، وصیت نافذ کرنے اور اس شخص سے زرہ لینے پر جس کے پاس وہ تھی، اتفاق کیا اور یہ خاص فقہ ہے۔[144]

حضرت ثابت بن قیس بن شماس کا یہ واقعہ ان کبار محدثین نے نقل کیا ہے جن کی ساری زندگیاں حدیث کی صحت وسقم کی تحقیق اور رواۃ کی جرح وتعدیل میں گزری ہیں، محدث ابو عمرو بن عبد البر کے علاوہ اسے عظیم محدث طبرانی (۲۶۰-۳۶۰ھ ۸۷۳-۹۷۰ء) نے حضرت مالک بن انس اور عطاء خراسانی عن بنت ثابت بن قیس بن شماس کی سندوں سے روایت کیا ہے۔[145]

ابو عمرو بن عبد البر نے اسے ان دونوں طریقوں سے روایت کیا ہے۔[146] امام ابن حجر عسقلانی نے اسے حضرت انس بن مالک کی روایت سے نقل کیا ہے اور دوسرے طریقہ کا بھی ذکر کیا ہے۔[147] مجمع الزوائد کے مصنف کا بیان ہے کہ حدیث صحیح ہے اور کبار ائمہ حدیث نے اس کی روایت کی ہے۔ حدیث کے رجال بھی ثقہ ہیں ۔[148]

خود ابن قیم کا بطور حجت اسے پیش کرنا ہی اس کی صحت کی دلیل ہے۔ حدیث میں کہا گیا ہے کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس نے خواب میں وصیت کی اور حضرت ابو بکر نے ان کی وصیت کو نافذ کر دیا۔

محدثین نے لکھا ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم کو کسی دوسرے شخص کا علم نہیں ہے جس کی مرنے کے بعد کی گئی وصیت نافذ کی گئی ہو۔[149]

نتائج بحث:

1. علم تعبیر علم شرعی ہو یا طبعی بہر صورت نفع مند ہے۔
2. علم تعبیر کا جاننے والا عام شخص نہیں بلکہ ایک خاص انسان ہوتا ہے۔

3. خواب کا تعلق نیند کے ساتھ ہے اس لیے عام جاگتے حالات میں خیالات پر خواب کا اطلاق نہیں ہوتا
4. تعبیر خواب کا فن دنیا کی ہر قوم میں موجود رہا ہے۔
5. علم تعبیر کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے انسان کو وہ خوشخبریاں ملتی ہیں جو اس کے نصیب میں ہوتی ہیں یا اسے پیش آنے والے شر سے ڈرایا جاتا ہے۔
6. اسلام کی رو سے تعبیر رؤیا ایک بنیادی حقیقت ہے۔
7. اس علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام جو کہ تعبیر خواب میں مہارت رکھتے تھے ان کو یہ علم رب تعالیٰ نے سکھایا۔
8. قرآن حدیث میں متعدد خوابوں کا تذکرہ کیا گیا ہے
9. نبی کریم ﷺ نے جو خواب دیکھیں آپ ﷺ نے خود ہی ان کی تعبیر بھی بیان فرمائی۔

CC BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات و حواشی (References)

[1] الفراء ،ابوزکریا یحیی بن زیاد ،معانی القرآن، عالم الکتب بیروت، الطبعة الثانیه 1908ء ،2: 35

Al-Farra', Abu Zakariya Yahya bin Ziyad, Ma'ani al-Qur'an, 'Alam al-Kutub, Beirut, al-Taba'ah al-Thaniyah, 1908, 2:35.

[2] ایضاً2:36

Aizan, 36:2

[3] افریقی، ابن منظور، لسان العرب ، الطبعة الاولی،قاہرہ مصر۔ 1307ھ ،بذیل "رائ"

Afriki, Ibn Manzur, Lisan al-'Arab, al-Taba'ah al-Ula, Qahirah Misr, 1307h, bazail "Ra'y

[4] زمخشری،ابو القاسم محمود بن عمرو، الکشاف عن حقائق ، مصر 135ھ/1926ء،2: 303

Zamakhshari, Abu al-Qasim Mahmud bin 'Amr, al-Kashshaf 'an Haqa'iq, Misr, 135h/1926, 2:303

[5] لسان العرب،19:9-10

Lisan al-'Arab, 19:9.

[6] الفیر وز آبادی ،مجدد الدین محمد بن یعقوب ، القاموس المحیط ، موسسته الرساله بیروت۔الطبعته الثانیه ۔ 1407ھ، ص 165

al-Firuzabadi, Mujaddid al-Din Muhammad bin Ya'qub, al-Qamus al-Muhit, Mu'assasah al-Risalah, Beirut, al-Taba'ah al-Thaniyah, 1407h, 165.

7 سورہ الاسراء:20:17

Surah al-Isra’, 17:20.

8 لسان العرب9:19

Lisan al-‘Arab, 19:9.

9 الکشاف سورہ یوسف آیت "لا تقصص رویاک 24 : 2.3 ، والرؤیا بمع الرئوية ----

al-Kashshaf, Surah Yusuf, Ayat “La taqsus ru’yaka”, 3:2–24; wa al-ru’ya bi ma‘na al-ru’yah

10 الاصفہانی ،ابو القاسم الحسین بن محمد راغب ،المفردات فی غریب القرآن ، دار المعرقه بیروت ،لبنان، س ن ، کتاب الراء بذیل " رای ، ص 209

al-Asfahani, Abu al-Qasim al-Husayn bin Muhammad Raghib, al-Mufradat fi Gharib al-Qur’an, Dar al-Ma‘rifah, Beirut, Lubnan, s.n., Kitab al-Ra’, bazail “Ra’a”, 209.

11 العینی ،بدر الدین ابو محمدمحمود بن احمد، عمده القاری شرح صحیح بخاری، کوئٹه بلوچستان ،پاکستان، الطبعة الا ولی1406ھ ،کتاب التعبیر باب اول ما بدی به رسول الله من الوحی24 : 126

al-‘Ayni, Badr al-Din Abu Muhammad Mahmud bin Ahmad, ‘Umdat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Quetta, Balochistan, Pakistan, al-Taba‘ah al-Ula, 1406h, Kitab al-Ta‘bir, Bab: Awwal ma Budi’a bihi Rasul Allah min al-Wahy, 24:126

12 التھانوی ،مولوی محمد اعلیٰ بن علی - کشاف اصلاحات الفنون، تصحیح محمد وجیہه عبدالخالق و غلام قادر کلکته 1362ھ بذیل"الرؤیا" 2: 597

al-Thanawi, Maulvi Muhammad A‘la bin ‘Ali, Kashshaf Islahat al-Funun, tashih: Muhammad Wajih ‘Abd al-Khaliq wa Ghulam Qadir, Calcutta, 1362h, bazail “al-Ru’ya”, 2:597.

13 ابن العربی ،ابو بکر محمد بن عبد الله ، احکام القرآن ،، دارالمعرفة بیروت، لبنان،س ن ،سورہ یوسف 3: 1090

Ibn al-‘Arabi, Abu Bakr Muhammad bin ‘Abd Allah, Ahkam al-Qur’an, Dar al-Ma‘rifah, Beirut, Lubnan, s.n., Surah Yusuf, 3:1090.

14 سورہ ص:44:38

Surah Sad, 38:44

15 یوسف:44:12

Surah Yusuf, 12:44

16 PEDRO MESUGUER,S.J. The Secret of Dreams, Burns and Oats Ltd London 1960PP-14-15

17 اردو دائرہ معارف اسلامیه، دانش گاہ پنجاب ،لاہور، طبع اول، 1353ھ، بذیل " رؤیا" 10: 400

Urdu Da’irah Ma‘arif-e-Islamiyyah, Danish Gah Punjab, Lahore, Taba‘-e-Awwal, 1353h, bazail “Ru’ya”, 10:400.

18 Encyclopedia Britanica.art "Dream "1910.vol. VIII P. 558

19 The new Encyclopaedia Britanica (Micropaedia) U.S.A. 1985, 217 :4

20 عمدة القاری، کتاب التعبیر ،باب: اول ما بدی به رسول الله من الوحی 24 : 126

'Umdat al-Qari, Kitab al-Ta'bir, Bab: Awwal ma Budi'a bihi Rasul Allah min al-Wahy, 24:126

21 کبری زاده ،المولی احمدی مصطفی ،مفتاح السعادة و مصباح السیادة بذیل : علم تعبیر الرؤیا، مطبعه دائرة معارف النظامیه، حیدر آباد، دکن الہند، لطبعته الاولی 1339ھ،1: 274

Kubri Zadah, al-Mawla Ahmadi Mustafa, Miftah al-Sa'adah wa Misbah al-Siyadah, bazail: 'Ilm Ta'bir al-Ru'ya, Matba' Da'irat al-Ma'arif al-Nizamiyyah, Hyderabad, Deccan, al-Hind, al-Taba'ah al-Ula, 1339h, 1:274.

22 حاجی خلیفه ،ملا کا تب چلپی ، کشف الظنوان عن اسامی الکتب الفنون، بذیل " علم تعبیر الرؤیا،دار الفکر، 1402ھ،1: 416

Haji Khalifah, Mulla Katib Chalpi, Kashf al-Zunun 'an Asami al-Kutub wa al-Funun, bazail "'Ilm Ta'bir al-Ru'ya", Dar al-Fikr, 1402h, 1:416.

23 التهانوی ، محمد علی ،علامه ، کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم مکتبه لبنان ، بیروت ،1996ء، ص: 44

al-Thanawi, Muhammad 'Ali, 'Allamah, Kashshaf Istilahat al-Funun wa al-'Ulum, M plains; Maktabah Lubnan, Beirut, 1996, 44.

24 القنوجی ،صدیق حسن خان ، ابجد العلوم المسمے بالسحاب المرکوم، بذیل" علم تعبیر الرؤیا " المکتبة القدوسیّة ،اردو بازار، لاہور ۔ الطبعه الاولی، 1403ھ، 126:2

al-Qinnawji, Sadiq Hasan Khan, Abjad al-'Ulum al-Musamma bi al-Sahab al-Murkum, bazail "'Ilm Ta'bir al-Ru'ya", al-Maktabah al-Quddusiyyah, Urdu Bazar, Lahore, al-Taba'ah al-Ula, 1403h, 2:126.

25 Encyclopaedia Britanica Micropeadia art "ONeioromancy vol. 8P. 955

26 اسے بالفاظ دیگریوں بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ علم تعبیر وہ علم ہے جس میں خواب میں رکھی جانی والی مثالی صورتوں کو عالم غیب میں ان کی حقیقی صورت میں دیکھا جاتا ہے اور پھر اس سے پیش آنے والے واقعات یا احوال معلوم کیے جاتے ہیں.

27 کشف الظنون 1 : 416

Kashf al-Zunun, 1:416

28 مقدمہ ابن خلدون 475:1

Al-Muqaddimah li-Ibn Khaldūn,1:475

29 مقدمہ ابن خلدون 47:1

Al-Muqaddimah li-Ibn Khaldūn, 1:47

30 یوسف:21:12

Sūrat Yūsuf, 12:21

31 غرس الدین ، علامه ابن شاہین ، کتاب الاشارات فی علم العبارات بہامش تعطیر الانام فی تعبیر المنام، مصر 1316ھ،2: 34

Ghars al-Dīn, ʿAllāmah Ibn Shāhīn, Kitāb al-Ishārāt fī ʿIlm al-ʿIbārāt, Miṣr, 1316 AH, 2:34

یونس:64:10

Yūnus, 10:64

32 یوسف:6:12

Yūsuf, 12:6

33 امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبر ی۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن، دار المعرفته بیروت لبنان الطبعۃالرابعہ 1400ھ/190 ، 12: 92

Imām Abū Jaʿfar Muḥammad ibn Jarīr al-Ṭabarī, Jāmiʿ al-Bayān fī Tafsīr al-Qurʾān, Dār al-Maʿrifah, Bayrūt, Labanān, al-Ṭabʿah al-Rābiʿah, 1400 AH/1980 CE, 12:92

34 جامع البیان 12 : 92 ، جامع البیان تحقیق محمود محمد شاکر 15 : 520

Jāmiʿ al-Bayān, taḥqīq Maḥmūd Muḥammad Shākir, 15:520

35 ایضاً

ayḍan

36 ایضاً،560:15

ayḍan, 15:560

37 ایضاً

ayḍan

38 الصفت،37:102-105

al-Saffat, 37:102–105.

39 سورہ یوسف،4:12

Sūrat Yūsuf, 12:4

40 سورہ یوسف،36:12

Sūrat Yūsuf, 12:36

41 سورہ یوسف،12:41

Sūrat Yūsuf, 12:41

42 سورہ یوسف،46:12

Sūrat Yūsuf, 12:46

43 سورہ یوسف،12:47-49

Sūrat Yūsuf, 12:47-49

44 سورۃ الفتح،27:48

Sūrat al-Fatḥ, 48:27

45 سورہ یونس،10:62-64

Sūrat Yūnus, 10:62-64

46 الترمذی ، ابوعیسی محمد بن عیسی ، السنن ، کتاب الرؤیا باب 3- قوله لہم البشری فی الحیاة الدنیا ،الطبعة الاولی، مصر 1327ھ،رقم حدیث : 2273

Al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā, Al-Sunan, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb 3 – Qawluhu lahum al-Bushrā fī al-Ḥayāh al-Dunyā, al-Ṭabʿah al-Ūlā, Miṣr, 1327 AH, Ḥadīth no. 2273

47 سنن الترمذی ،کتاب الرؤیا ، باب قول لہم البشری فی الحیوة الدنیا و فیالآخرة، حدیث2275

Sunan al-Tirmidhī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb Qawl Lahum al-Bushrā fī al-Ḥayāh al-Dunyā wa fī al-Ākhirah, Ḥadīth 2275

48 الداری ،عبد الله بن عبد الرحمن ،السنن ، دارالریان للتراث القاہرہ،دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، الطبعه الاولی 1372ھ، کتاب الرؤیا ،باب قوله " لہم البشریفیالحیوة الدنیا وفیالآخرة "حدیث : 2136، 2: 165

Qāhirah; Dār al-Kitāb al-ʿArabī, Bayrūt, Labanān, al-Ṭabʿah al-Ūlā, 1372 AH, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb Qawluhu "Lahum al-Bushrā fī al-Ḥayāh al-Dunyā wa fī al-Ākhirah", Ḥadīth 2136, 2:165

49 ابن ماجه ،محمد بن یزید، سنن ، دارالکتب العلمیة، بیروت ،لبنان، کتاب تعبیر الرؤیاء ،باب الرویا الصالحه یراہا المسلم،حدیث ، 133

bn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd, Sunan, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Bayrūt, Labanān, Kitāb Taʿbīr al-Ruʾyā, Bāb al-Ruʾyā al-Ṣāliḥah Yarahā al-Muslim, Ḥadīth 133

50 ابن حنبل ، احمد بن محمد ، المسند ، دار صادر بیروت،5 : 315

Ibn Ḥanbal, Aḥmad ibn Muḥammad, Al-Musnad, Dār Ṣādir, Bayrūt, 5:315

51 حاکم ،محمد بن عبد الله ، المستدرک علی الصحیحین ، دائرہ المعارف النظامیه حیدر آباد ، الطبعة الاولی 1334ھ ،کتاب تعبیر الرویا ،4: 391

al-Hakim, Muhammad bin ʻAbd Allah, al-Mustadrak ʻala al-Sahihayn, Da’irat al-Maʻarif al-Nizamiyyah, Hyderabad, al-Tabaʻah al-Ula, 1334h, Kitab Taʻbir al-Ru’ya, 4:391.

52 سنن الترمذی - کتاب الرؤیا، باب 3 قوله لہم البشری فی الحیوة الدنیا و فیالآخرة ، حدیث،2273

Sunan al-Tirmidhī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb 3 – Qawluhu lahum al-Bushrā fī al-Ḥayāh al-Dunyā wa fī al-Ākhirah, Ḥadīth 2273

53 المستدرک، کتاب تعبیر الرؤیا 4: 391

Al-Mustadrak, Kitāb Taʿbīr al-Ruʾyā, 4:391

54 الاصبحی ، مالک بن انس ، ، الموطاء، مصر، 1370ھ- کتاب الرؤیا ـ باب ، ماجاء فی الرؤیا حدیث : 95

Al-Aṣbaḥī, Mālik ibn Anas, Al-Muwattāʾ, Miṣr, 1370 AH, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb Mā jāʾa fī al-Ruʾyā, Ḥadīth 95

55 طبری ، محمد بن یزید ، جامع البیان ،بیروت لبنان ، حدیث : 736،،اسناده حسن" محمد ناصر الدین الالبانی - سلسلته الا حادیث الصحیحه ، عمان، اردن ، الطبعته الثانیه 1304ھ،حدیث: 176

Al-Ṭabarī, Muḥammad ibn Yazīd, Jāmiʿ al-Bayān, Bayrūt, Labanān, Ḥadīth 736; isnādahu ḥasan – Muḥammad Nāṣir al-Dīn al-Albānī, Silsilat al-Aḥādīth al-Ṣaḥīḥah, ʿAmman, Urdun, al-Ṭabʿah al-Thāniyah, 1304 AH, Ḥadīth 176

56 جامع البيان تحقيق محمود محمد شاكر ، حديث : 1772؛15: 131، اسناد ہذ الخبر اسناد صالح"

Jāmiʿ al-Bayān, taḥqīq Maḥmūd Muḥammad Shākir, Ḥadīth 1772; 15:131, isnād hādhā al-khabar isnād ṣāliḥ

57 ایضاً،حدیث:17726

ayḍan, Ḥadīth 17726

58 ایضاً،حدیث17717

ayḍan, Ḥadīth 17717

59 ابن اثير ، ابو السعادات المبارک بن محمد بن محمد ، جامع الاصول ، الطبعة الاولى 139ھ 1929،2: 190: 191

Ibn al-Athīr, Abū al-Saʿādāt al-Mubārak ibn Muḥammad ibn Muḥammad, Jāmiʿ al-Uṣūl, al-Ṭabʿah al-Ūlā, 139 AH / 1929 CE, 2:190–191

60 البانى ،ابو عبد الرحمن محمد ناصر الدين ، سلسلة الاحاديث الصحيحه ،عمان اردن ، 1404ھ ،حديث : 6 ، حديث : 176،4: 392

Al-Albānī, Abū ʿAbd al-Raḥmān Muḥammad Nāṣir al-Dīn, Silsilat al-Aḥādīth al-Ṣaḥīḥah, ʿAmmān, Urdun, 1404 AH, Ḥadīth 6; Ḥadīth 176, 4:392

61 ابن كثير ،امام اسماعيل ،الدمشقى - تفسير القرآن العظيم، دار الفكر العربي

Ibn Kathīr, al-Imām Ismāʿīl al-Dimashqī, Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm, Dār al-Fikr al-ʿArabī

62 معانى القرآن 3:471

Maʿānī al-Qurʾān, 3:471

63 جامع البيان ،11: 96-95

Jāmiʿ al-Bayān, 11:95–96

64 تفسير القرآن العظيم2: 423-424

Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm, 2:423–424

65 بخارى، صحيح البخارى بشرح الكرمانى ، داراحياء التراث العربى، بيروت لبنان ، طبعه ثانيه 1401ھ ،24: 94: كتاب التعبير"

Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī bi-Sharḥ al-Kirmānī, Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, Bayrūt, Labanān, al-Ṭabʿah al-Thāniyah, 1401 AH, Kitāb al-Taʿbīr, 24:94

66 صحيح البخارى- كتاب تعبير باب اول مابدى به رسول الله من الوحى،حديث: 6564، 24: 94-97

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb Awwal: Mā Budiʾa bihi Rasūl Allāh min al-Waḥy, Ḥadīth 6564, 24:94–97

67 صحيح البخارى - كتاب اتعبير ، باب كشف المراة فيالمنام و باب ثياب الحرير فيالمنام ، حديث : 117

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb Kashf al-Marʾah fī al-Manām wa Bāb Thiyāb al-Ḥarīr fī al-Manām, Ḥadīth 117

68 صحیح مسلم کتاب 42، الرؤیا ، حدیث : 20 (2272)،4: 1779 – 170

Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb 42, al-Ruʾyā, Ḥadīth 20 (2272), 4:1779–1780

69 صحیح البخاری - کتاب التعبیر ، باب المراة السوداء و باب المراة الثائرة الراس ، حدیث : 24:132ـ133

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb al-Marʾah al-Sawdāʾ wa Bāb al-Marʾah al-Thāʾirah al-Rās, Ḥadīth 132:24–133

70 ایضاً، کتاب بدء الخلق- باب وفد بنی حنیفہ، حدیث:4074،16:193

ayḍan, Kitāb Badʾ al-Khalq, Bāb Wafd Banī Ḥunayfah, Ḥadīth 4074, 16:193

71 ایضاً، کتاب تعبیر الرؤیا، باب الصلح فی المنام، حدیث:2613،24:131-132

ayḍan, Kitāb Taʿbīr al-Ruʾyā, Bāb al-Ṣulḥ fī al-Manām, Ḥadīth 2613, 24:131–132

72 ایضاً، کتاب التعبیر، باب اللبن، حدیث:7006

ayḍan, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb al-Laban, Ḥadīth 7006

73 صحیح البخاری ـ کتاب التعبیر ، باب الرو یا بالنہار ، حدیث : 153 ، 110: 24ـ111

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb al-Ruʾyā bil-Nahār, Ḥadīth 153, 110:24–111

74 عسقلانی ، احمد بن علی ، فتح الباری ،کتاب التعبیر، باب رؤیا الصالحین ،26: 20-209

Al-ʿIsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī, Fatḥ al-Bārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb Ruʾyā al-Ṣāliḥīn, 26:20–209

75 نووی ،یحیی بن شرف ، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، کتاب الرؤیا 15: 20- 21

An-Nawawī, Yaḥyā ibn Sharaf, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Bayrūt, Labanān, Kitāb al-Ruʾyā, 15:20–21

76 ایضاً

ayḍan

77 ایضاً

ayḍan

78 صحیح البخاری ـ کتاب التعبیر ، باب رؤیا الصالحین ، حدیث : 2565 ،24: 97

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb Ruʾyā al-Ṣāliḥīn, Ḥadīth 2565, 24:97

79 صحیح البخاری - کتاب التعبیر باب الرؤیا الصالحة ، حدیث : 6570

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb al-Ruʾyā al-Ṣāliḥah, Ḥadīth 6570

80 خطابی،ابو سلیمان ،حمدبن محمد ، معالم السنن (شرح سنن ابی داؤد) مع سنن ابی داؤد ـالمطبعة العلمیہ، 1351ھ، کتاب الادب ـ باب 96 ما جاء فی الرؤیا حدیث،5017 ،5 : 281

Khaṭṭābī, Abū Sulaymān Ḥamad ibn Muḥammad, Maʿālim al-Sunan (Sharḥ Sunan Abī Dāwūd) maʿa Sunan Abī Dāwūd, al-Maṭbaʿah al-ʿIlmiyyah, 1351 AH, Kitāb al-Adab, Bāb 96 Mā jā'a fī al-Ruʾyā, Ḥadīth 5017, 5:281

81 صحیح البخاری کتاب التعبیر باب المبشر ات ، حدیث : 6572، 24: 101

Al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Taʿbīr, Ḥadīth 6572, 24:101

82 سنن ابن ماجه، کتاب تعبیر الرؤیا ، باب الرؤیا الصالحة ، حدیث : 399،2: 123

Sunan Ibn Mājah, Kitāb Taʿbīr al-Ruʾyā, Bāb al-Ruʾyā al-Ṣāliḥah, Ḥadīth 399, 2:123

83 الموطاء - کتاب الرؤیا، باب ما جاء فی الرؤیا ، حدیث : 957

Al-Muwattā', Kitāb al-Ruʾyā, Bāb Mā jā'a fī al-Ruʾyā, Ḥadīth 957

84 سنن ابن ماجه۔ کتاب تعبیر الرؤیا ، باب الرؤیا الصالحه، حدیث: 399

Sunan Ibn Mājah, Kitāb Taʿbīr al-Ruʾyā, Bāb al-Ruʾyā al-Ṣāliḥah, Ḥadīth 399

85 صحیح البخاری ۔ کتاب التعبیر باب الرؤیا من الله ، حدیث : 2566

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb al-Ruʾyā min Allāh, Ḥadīth 2566

86 صحیح مسلم کتاب الرؤیا باب 2لما یخبر یتلعب الشیطان ،حدیث : 15 (226)،4: 1776

Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb 2: Lamā yukhrij yatlaʿab al-Shayṭān, Ḥadīth 15 (226), 4:1776

87 سنن ابن ماجه - کتاب تعبیر الرؤیا ،3913، 3912

Sunan Ibn Mājah, Kitāb Taʿbīr al-Ruʾyā, Ḥadīth 3912–3913

88 صحیح البخاری - کتاب اتعبیر ، باب اذارای ما یکره ، حدیث : 6622، 24: 136

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb Adhārāy Mā Yakrah, Ḥadīth 6622, 24:136

89 صحیح البخاری ۔ کتاب التعبیر باب الرؤیا الصالحة جزء من ستة و أربعين جزاً من النبوة،حدیث : 256 – 24: 99

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb al-Ruʾyā al-Ṣāliḥah, juzʾ min sittah wa-arbaʿīn juzʾan min al-Nubuwwah, Ḥadīth 256, 24:99

90 سنن التر مذی ۔ کتاب الرؤیا باب 5 اذا رای فی المنام ما یکره ما یصنع ، حدیث: 2277،

Sunan al-Tirmidhī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb 5: Idhā rā'ā fī al-Manām mā yakrah mā yaṣnaʿ, Ḥadīth 2277

91 صحیح مسلم ۔ کتاب الرؤیا ، حدیث (1)2261 تا 2263: 4: 1771 ۔ 1772

Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Ruʾyā, Ḥadīth 2261–2263, 4:1771–1772

92 سنن ابن ماجه کتاب تعبیر الرؤیا ، باب 3 الرؤیا ثلاث ، حدیث : 3907

Sunan Ibn Mājah, Kitāb Taʿbīr al-Ruʾyā, Bāb 3: al-Ruʾyā Thalāth, Ḥadīth 3907

93 سنن الترمذی ۔ کتاب الرؤیا باب فی تاویل الرؤیا ، حدیث : 2280، 4: 537

Sunan al-Tirmidhī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb fī Taʾwīl al-Ruʾyā, Ḥadīth 2280, 4:537

94 سنن الترمذی ۔ کتاب الرؤیا، باب ان رؤیا المومن جزء ۔ ۔ ۔ ۔ حدیث : 2270، 4: 532

Sunan al-Tirmidhī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb: An Ruʾyā al-Muʾmin Juzʾ..., Ḥadīth 2270, 4:532

95 سنن ابی داؤد - کتاب الادب، باب 96 ، ما جاء فیالرؤیاء حدیث : 5019،5 :22

Sunan Abī Dāwūd, Kitāb al-Adab, Bāb 96: Mā jā'a fī al-Ruʾyā, Ḥadīth 5019, 5:22

96 صحیح مسلم کتاب الرؤیا ، حدیث : (6) 2263، 4: 1773

Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Ruʾyā, Ḥadīth(6) 2263, 4:1773

97 صحیح البخاری کتاب التعبیر ، باب القید فیالمنام حدیث : 6597 ؛ 24: 119۔121

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb al-Qayd fī al-Manām, Ḥadīth 6597, 24:119–121

98 سنن ابی داؤد - کتاب الادب، باب 96 ما جاء فی الرؤیا ۔ حدیدہ حدیث : 565019 :22 23

Sunan Abī Dāwūd, Kitāb al-Adab, Bāb 96: Mā jā'a fī al-Ruʾyā, Ḥadīth 5019, 5:22–23

99 معالم السنن مع سنن ابی داؤد - کتاب الادب، باب ما جاء فی الرؤیا ، حدیث 5019، 5: 22۔ 23

Maʿālim al-Sunan maʿa Sunan Abī Dāwūd, Kitāb al-Adab, Bāb: Mā jā'a fī al-Ruʾyā, Ḥadīth 5019, 5:22–23

100 سنن الترمذی - کتاب الرؤیا باب 3 قول(لہم البشری.....) حدیث4،2274: 534

Sunan al-Tirmidhī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb 3: Qawl "Lahum al-Bushrā...", Ḥadīth 2274, 4:534

101 سنن ابی داؤد - کتاب الادب، باب 96 ما جاء فی الرؤیا، حدیث :5020،23 -24

Sunan Abī Dāwūd, Kitāb al-Adab, Bāb 96: Mā jā'a fī al-Ruʾyā, Ḥadīth 5020, 23–24

102 سنن الترمذی ۔ کتاب الرؤیا ، باب ما جاء فیالرؤیا، حدیث : 4،2279: 536

Sunan al-Tirmidhī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb Mā jā'a fī al-Ruʾyā, Ḥadīth 2279, 4:536

103 معالم السنن مع سنن ابی داؤد - کتاب الادب باب ماجاء فی الرؤیا ، حدیث : 5020، 5: 23 - 24 معناہ أنہا لا تستقر قرارہا ما لم تعبر

Maʿālim al-Sunan maʿa Sunan Abī Dāwūd, Kitāb al-Adab, Bāb: Mā jā'a fī al-Ruʾyā, Ḥadīth 5020, 5:23–24; Maʿnāh: "Annahā lā tastaqir qarārahā mā lam taʿbir"

104 سنن الدارمی ۔ کتاب الرؤیا باب الرؤیا لا تقع ما لم تعبر حدیث : 214، 169: 2 - 170 "الرؤیا ہیعلی رجل طائر ما لم یحدث بہا وقعت"

Sunan ad-Dāramī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb: al-Ruʾyā lā taqaʿ mā lam tuʿabbir, Ḥadīth 214, 169:2–170; "al-Ruʾyā hī ʿalā rajul ṭā'ir mā lam yuḥaddith bihā waqaʿat"

105 سنن الترمذی-کتاب الرؤیا، باب سے فی تاویل الرؤیا،537:4

Sunan al-Tirmidhī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb fī Taʾwīl al-Ruʾyā, 4:537

106 سنن ابن ماجه - كتاب تعبير الرؤيا - باب 6 الرؤيا اذا عبرت ---- حديث : ،3914، 2: 12

Sunan Ibn Mājah, Kitāb Taʿbīr al-Ruʾyā, Bāb 6: al-Ruʾyā Idhā ʿubirat..., Ḥadīth 3914, 2:12

107 سنن الترمذی - كتاب الرؤيا باب ما جاء فيالتعبير الرؤيا، حديث : 227؛4: 536

Sunan al-Tirmidhī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb Mā jāʾa fī al-Taʿbīr al-Ruʾyā, Ḥadīth 227, 4:536

108 سنن الدارمی - كتاب الرؤيا ، باب 13 فی القمص والبشر واللبن - - - - حديث : 2163؛2:174-175۔ مشہور ماہر حدیث امام ابن حجر عسقلانی نے اس حدیث کی سند کو حسن کہہ کر فتح الباری میں نقل کیا ہے: فتح الباری۔کتاب التعبیر باب من لم یر الرؤیا لا ول عابر---26:29

Sunan ad-Dāramī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb 13: fī al-Qamṣ wa al-Bushr wa al-Laban, Ḥadīth 2163, 2:174–175; Mashhūr māhir al-ḥadīth Imām Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī ne is ḥadīth kī sanad ko ḥasan qarār de kar Fatḥ al-Bārī mein naql kiyā: Kitāb al-Taʿbīr, Bāb Man lam yar al-Ruʾyā lā wal ʿĀbir, 26:29

109 کامل التعبیر ص17۔ایک اور حکایت میں آیا ہے کہ ایک عورت نے خواب دیکھا کہ وہ دریا کا سارا پانی پی گئی ہے،اس نے اپنی کنیز کو خواب کی تعبیر پوچھنے اپنے مرشد کے پاس بھیجا اور اسے تاکید کی کہ راہ میں کسی سے خواب مت بتانا۔کنیز کو راہ میں آشنا مل گیا اور اصرار کر کے اس سے پوچھا کہ وہ کہاں بھاگی جا رہی ہے۔کنیر نے کہا کہ مالکہ نے خواب دیکھا ہے۔آشنا نے پوچھا آخر کیا خواب دیکھا ہے؟ مجھے بھی بتاؤ۔کنیز نے پہلے تو انکار کیا مگر جب اس نے تنگ کیا تو کہا کہ مالک نے خواب دیکھا ہے کہ وہ دریا کا ساری پانی پی گئی ہے۔خواب سن کر اس شخص نے کہا کہ سارے پانی سے اس کا پیٹ پھٹا ہوگا۔کنیز مرشد کے پاس پہنچی تو اس نے کہا کہ اب کیا تعبیر پوچھتی ہو؟ تعبیر تو تو نے راستے میں ہی پوچھی۔کنیز واپس آئی تو دیکھا کہ مالکہ کا پیٹ پھٹ چکا تھا اور وہ مر گئی تھی۔

110 ابو الفضل حسين ، كامل التعبير، مطبع كريمى بمبئى ، 1904ھ ، ص 17

Abū al-Faḍl Ḥusayn, Kāmil al-Taʿbīr, Maṭbaʿ Karīmī, Bombai, 1904 AH, 17

111 سنن ابن ماجه - كتاب تعبير الرويا باب علام تعبر به الرؤيا ، حديث : 3915، 2 : 12

Sunan Ibn Mājah, Kitāb Taʿbīr al-Ruʾyā, Bāb: ʿAlam tuʿabbir bi al-Ruʾyā, Ḥadīth 3915, 2:12

112 صحيح مسلم كتاب الرؤيا باب 4 ر ؤيا النبى ، حديث (2270)؛4: 1779

Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb 4: Ruʾyā al-Nabī, Ḥadīth 2270, 4:1779

113 صحيح البخارى - كتاب التعبير باب من كذب فيحلمه - حديث : 6620؛24: 135

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb: Man Kadhaba fī Ḥulmihi, Ḥadīth 6620, 24:135

114 سنن ابن ماجه - كتاب تعبير الرؤيا ، بابمن تحلم حلماً كاذباً ، حديث : 3916،2: 129

Sunan Ibn Mājah, Kitāb Taʿbīr al-Ruʾyā, Bāb: Man Taḥlumu Ḥulman Kādhaban, Ḥadīth 3916, 2:129

115 سنن الترمذی۔ كتاب الرؤيا باب فى الذى يكذب فى حلمه؛ حديث: 2283؛2: 53

Sunan al-Tirmidhī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb: Fī al-Ladhī Yakdhib fī Ḥulmihi, Ḥadīth 2283, 2:53

116 صحیح البخاری- کتاب التعبیر باب من رأی النبی، حدیث : 6575، 24: 106

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb: Man Raʾā al-Nabī, Ḥadīth 6575, 24:106

117 ایضاً، کتاب التعبیر باب رؤیا یوسف علیہ السلام، 24:101-102 رؤیا ابراہیم علیہ السلام 24:102-103، دونوں ابواب میں امام بخاری نے قرآن کی آیات دی ہیں، اس لیے حدیث نمبر نہیں دیا گیا ہے۔

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb: Ruʾyā Yūsuf ʿAlayhi al-Salām, 24:101–102; Bāb: Ruʾyā Ibrāhīm ʿAlayhi al-Salām, 24:102–103; Dono abwāb mein Imām al-Bukhārī ne Qurʾān kī āyāt dī hain, is liye ḥadīth number nahīṅ diyā gayā.

118 ایضاً، کتاب التعبیر باب التواطؤ علی الرویاء ، حدیث : 6573؛ 24: 103

ayḍan Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb: al-Tawāṭuʾ ʿalā al-Ruʾyā, Ḥadīth 6573, 24:103

119 ایضاً، کتاب التہجد باب فضل من تعار من اللیل فصلی،حدیث : 1093؛6: 207: 20

ayḍan Kitāb al-Tahajjud, Bāb: Faḍl man Taʿāra min al-Layl Faṣlan, Ḥadīth 1093, 6:207–220

120 ابن سعد ،ابو عبد اللہ محمد بن سعد، الطبقات الکبری، دار صادر بیروت 1 : 247

Ibn Saʿd, Abū ʿAbdullāh Muḥammad ibn Saʿd, Al-Ṭabaqāt al-Kubrā, Dār Ṣādir, Bairūt, 1:247

121 سنن الدارمی،کتاب الرؤیا باب 13فی القصص و البئرو اللبن ، حدیث: 2155؛2: 171-172

Sunan ad-Dāramī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb 13: fī al-Qaṣaṣ wa al-Bīr wa al-Laban, Ḥadīth 2155, 2:171–172

122 صحیح البخاری ، کتاب ا لتعبیر باب اذا جری اللبن و باب القمیص فیالمنام، حدیث 65،659-24 : 114-115

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb: Idhā Jarā al-Laban wa Bāb al-Qamīṣ fī al-Manām, Ḥadīth 65, 659, 24:114–115

123 ایضاً،کتاب التعبیر ، باب رؤیا النساء، حدیث : 655؛24: 112-113

ayḍan Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb: Ruʾyā al-Nisāʾ, Ḥadīth 655, 24:112–113

124 ایضاً، کتاب التعبیر باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح، حدیث6624؛24 : 139

ayḍan Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb: Taʿbīr al-Ruʾyā baʿda Ṣalāt al-Ṣubḥ, Ḥadīth 6624, 24:139

125 صحیح مسلم ، کتاب الرؤیا ، باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث : (2275)؛4: 171

Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb: al-Nabī ﷺ, Ḥadīth 2275, 4:171

126 سنن الترمذی - کتاب الرؤیا باب 10 ما جاء فی الرؤ یا النبی ، حدیث : 2294؛ 4: 543

Sunan al-Tirmidhī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb 10: Mā jāʾa fī al-Ruʾyā al-Nabī, Ḥadīth 2294, 4:543

127 الموطاء - كتاب الرؤيا باب ما جاء فيالرؤيا ، حديث : 22: 952-957

Al-Muwaṭṭā’, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb: Mā jā’a fī al-Ruʾyā, Ḥadīth 952–957, 22

128 المسند - 339: 6، 423، فتكفلينه بلين انبک قئم سنن ابن ماجه میں آیا ہے کہ حسین یا حسن پیدا ہوئے - سنن ابن ماجه - كتاب تعبير الرؤيا باب 10 تعبير الرؤيا : حديث : 3923؛ 2: 1293

Al-Musnad, 339:6, 423; Fataʾkafallīnahā bilīn Anbak qiyam. Sunan Ibn Mājah, Kitāb Taʿbīr al-Ruʾyā, Bāb 10: Taʿbīr al-Ruʾyā, Ḥadīth 3923, 2:1293

129 صحيح البخارى- كتاب التعبير باب من لم ير الرؤياالاول عابر اذا لم يصب ، حديث6623؛24: 137-13

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Taʿbīr, Bāb: Man Lam Yar al-Ruʾyā al-Awwal ʿĀbir Idhā Lam Yuṣib, Ḥadīth 6623, 24:137–138

130 وكان اعبر الناس للرؤيا بعد رسول الله (اور وہ رسول اللہ کے بعد خوابوں کے سب سے بڑے تعبیر دان تھے) - سنن الدارمى - كتاب الرؤيا باب 13 فى القمص واللبن --حديث : 2156 2: 172-

a kāna aʿabbiru al-nās lil-Ruʾyā baʿda Rasūl Allāh.(or wo Rasool allah k bad khawabon KwabwN ky sb sy bary tabeer dan thy) Sunan ad-Dāramī, Kitāb al-Ruʾyā, Bāb 13: fī al-Qamīṣ wa al-Laban, Ḥadīth 2156, 2:172

131 الطبقات الكبرى 3: 177

Al-Ṭabaqāt al-Kubrā, 3:177

132 المستدرک – كتاب التعبير الرؤيا 4: 395 ہذا احد اقما رك وہو خير ہا حاکم نیشاپوری نے اسے صحیح الاسناد حدیث کہا ہے۔امام ذہبی کے نزدیک بھی یہ صحیح ہے

Al-Mustadrak, Kitāb al-Taʿbīr al-Ruʾyā, 4:395; Hādhā aḥad aqmā ruk wa huwa khayr-hā. Ḥākim Nishāpūrī ne ise Ṣaḥīḥ al-Asnād qawl kiyā, wa Imām adh-Dhahabī ke nazdīk bhi ye Ṣaḥīḥ hai.

133 الطبقات الكبرى3: 335

Al-Ṭabaqāt al-Kubrā, 3:335

134 ایضاً،3:75

ayḍan 3:75

135 ایضاً،3:75

ayḍan 3:75

136 الكتانى ، شيخ عبد الحى،نظام الحكومة النبويه،دار الكتاب العربى ، بيروت لبنان ،1: 59-60

Al-Khaṭṭānī, Shaykh ʿAbd al-Ḥayy, Niẓām al-Ḥukūmah al-Nabawīyah, Dār al-Kitāb al-ʿArabī, Bairūt, 1:59–60

137 عسقلانى ،احمد بن على بن حجر ، الاصابه فى تمييز الصحابه ،، دار نهضة، مصر قاہره،7: 490

Al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī ibn Ḥajar, Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣaḥābah, Dār Nahḍah, Miṣr, Qāhirah, 7:490

138 ابن قيم ،محمد بن ابى بكر ، الروح،دار الكتب العلميه ،بيروت لبنان،1395ھ، ص 14

Ibn Qayyim, Muḥammad ibn Abī Bakr, Al-Rūḥ, Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, Bairūt, Lubnān, 1395 AH, p.14

139 الروح ص15

Al-Rūḥ, p.15

140 عبد البر ، یوسف بن عبد الله بن محمد ،الاستیعاب فی معرفة الاصحاب،قاہرہ مصر ، 1 : 200 ، الروح ص 15

ʿAbd al-Barr, Yūsuf ibn ʿAbdullāh ibn Muḥammad, Al-Istiʿāb fī Maʿrifat al-Aṣḥāb, Qāhirah, Miṣr, 1:200; Ibn Qayyim, Al-Rūḥ, p.15

141 الحجرات:2:49

Al-Ḥujurāt, 49:2

142 لقمان:18:31

Luqmān, 31:18

143 الروح ص15

Al-Rūḥ, p.15

144 ایضاً،ص15

ayDan, p.15

145 العمران ،حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد ،الحجم الکبیر ، الطبعته الثانیه،حدیث: 1320،1307؛2: 65، 70۔71

Al-ʿImrān, Ḥāfiẓ Abū al-Qāsim Sulaymān ibn Aḥmad, Al-Ḥajm al-Kabīr, 2nd edition, Ḥadīth 1307, 1320; 2:65, 70–71;

146 الاستیعاب 1: 200 – 203

Abd al-Barr, Al-Istiʿāb, 1:200–203

147 الاصابه،1: 395۔396بغوی نے یہ واقعہ عطاء خراسانی عن بنت ثابت بن قیس بن شماس روایت کیا ہے

Al-Iṣābah, 1:395–396; Bughawī narrated this incident from ʿAṭāʾ al-Khurāsānī from bint Thābit ibn Qays ibn Shamās

148 حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الهیثمی ،مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، مكتبة القدسی قاہرہ ، 9: 322۔323

Ḥāfiẓ Nūr al-Dīn ʿAlī ibn Abī Bakr al-Haythamī, Majmaʿ al-Zawāʾid wa Manbaʿ al-Fawāʾid, Maktabat al-Qudsī, Qāhirah, 9:322–323

149 الاستیعاب1: 201، 203، المعجم الکبیر2: 71، الروح ص 15

Al-Isti‘āb 1: 201, 203; Al-Mu‘jam al-Kabīr 2: 71; Al-Rūḥ, p. 15